BROWN BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_226107
UNIVERSAL LIBRARY

بعون خالق کون و مکان و توفیق رازق دو جہان

سبیل الجنان

ترجمہ

سبیل الامان

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مقبول مزین ہوئی

۱۲۱۳۰
Checked 1963

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد سب طرحکی واسطے اوس پروردگار کے ہے اور ثنا ہر قسم کی واسطے اوس
رب الارباب کے کہ کوئی اوسکی ثنا کے لائق نہین ہے جس جناب عالی مین پیغمبر جیسے شخص نے
صلی اللہ علیہ وسلم عجز بیان کیا ہو کہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک
یعنی نہین مجھہ سے ہرگز ہو سکتی ثنا اوپر تیرے تو ویسا ہے جیسے تو نے اپنے اوپر ثنا
فرمائی ہی پس ہماری حمد اور ثنا بھی ہے کہ اوسکو اپنا پروردگار جانیے اور اپنے تئین بندہ سمجھے
اور بموجب فرمانے اوس کے بقدر طاقت کے اطاعت اور عبادت بجا لائین اور امیدوار
فضل کے رہین اور درود بے نہایت اور صلوات بے غایت اوپر اوس پیغمبر عالی مرتبہ کے ہے
کہ نعت اوسکی مانند حمد پروردگار کی حوصلہ بشر سے باہر ہے کہ بلندی شان اوسکی سبکے
اوپر ظاہر ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے من اطاعہ فقد اطاع اللہ جسنے فرمانبرداری
اوسکی کی اوسنے تحقیق فرمان برداری اللہ کی کی پس حمد کرنا اللہ سبحانہ تعالی کا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو سزاوار ہے اور اوسکی نعت کے قابل پروردگار ہے اللّٰہم صل علی

محمد وعلی آل محمد واصحابہ واولادہ وذریتہ وتبعہ وتبع تابعیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
اما بعد فقیر سراپا تقصیر میر علی بن حافظ محمد علی رضوی المتخلص بامیر بخشی اللہ تعالی
اوسکو اور اوسکے اسلاف اور اخلاف کو جناب مین زمرۂ مومنین کے اور گروہ
مسلمین کے التماس رکھتا ہے کہ جب انسان بالغ ہوتا ہے اوسی وقت اوسپر
ایمان فرض ہو جاتا ہے اور اعتقاد لازم پس اعتقاد بغیر سمجھے کے ثابت نہین ہوتا
تو ہر ہر مسلمان کو فرض ہے کہ اپنی اولاد کو قواعد ایمان کی تعلیم کرین تا ایمان اونکا
پورا ہووے فقط لا الہ الا اللہ کہنے سے مسلمان نہین ہوتا تا معنی حقیقت ایمان
کے نجانے بعضے کافر بھی کلمہ پڑھ لیتے ہین تو اونکو کیا فائدہ اس بات مین حضرت
شیخ عبد الحق دہلوی نے رحمۃ اللہ علیہ رسالہ تکمیل ایمان بہت خوب اور صاف
اہل سنت جماعت کے عقائد مین جو لکھا ہے نہایت مفید ہے اور بہت ہی
انصاف سے لکھا ہے مگر وہ رسالہ فارسی زبان مین ہے اوسکو البتہ پڑھا ہوا شخص ہو
سو سمجھے قابل آدمیونکے کام کا ہے مین نے اوسمین سے جو جو مناسب حال عوام
کے تھا خلاصہ مطلب اوسکا اردو زبان مین نظم کر کے تحفۃ المسلمین نام رکھا تھا
تا اہل زبان کو اوسکا فائدہ حاصل ہو اور ہر کوئی اپنے لڑکون کو اور عورتون کو سکھاوے
کہ عقاید سے ہزارون شخص غافل ہین اور علم بیکار سیکھتے ہین جو فرض ہے اوسکی
کچھہ فکر نہین کرتے وہ رسالہ کہ منظوم تھا اوسکو بھی بعضے بعضے دوستون نے کہا کہ
ہنوز اسمین ایک دقت باقی ہے کہ اسناد ضرور ہے پڑھنا نظم کا اکثر عوام کو دشوار ہے
اور کوئی کوئی لفظ قافیہ کے واسطے ایسا بھی آگیا ہے کہ اوسکے معنی سبکو معلوم
نہین ہوتے چاہیے کہ اوسے نثر کرو تا نہایت مرتبہ مین سہل ہو جاوے تو نظر فائدہ
عام پر رکھہ کے بموجب درخواست اون دوستون کے اوس رسالہ کو نثر کیا جاتا ہے
امید جناب اکرم الاکرمین سے قوی ہے کہ ثواب سے نیت کے محروم نفرماوے اور اس
نوشتہ کو مقبول اپنے بندون کا کرے کہ ذریعہ سعادت آخرت کا ہووے
توفیق ہر چیز کی اللہ تعالی کی جناب سے ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اور اس رسالہ کا نام **سبیل الجنان ترجمہ تکمیل الایمان** رکھا گیا ہے
وہ جو اصل عربی تکمیل الایمان کی ہے اوس سے اول مطلب پر لکھ کے اوسکے نیچے اردو
زبان لکھی گئی تا کہ پسند ہووے اور اگر کسیکو توفیق اللہ تعالے دیوے تو اوسے
یاد کرے **حقائق الاشیاء ثابتۃ** یعنے حقیقت ہر شے کی ثابت ہے کہ آگ آگ
اور پانی پانی ہے اپنی ذات مین آگ کو اللہ تعالے نے پیدا کیا ہے اور اوسمین گرمی
رکھدی پانی پیدا کیا اوسمین سردی رکھی مذہب فلاسفہ کا جھوٹھا اور غلط ہے کہ وہ کہتے
ہین ہر چیز کو جیسا اپنے نزدیک لوگون نے ٹھہرالیا ہے وہ اوس سے ویسا ہی
کام کرتی ہے اوسکی اصل مین نہین جیسے لوگون نے آگ کو اپنے خیال مین گرم
مقرر کرلیا ہے اسواسطے وہ جلاتی ہے اور پانی کو ٹھنڈا جانا ہے وہ ٹھنڈک
دیتا ہے انکی اصل مین نہ گرمی ہے نہ سردی ہے اور بعضے مذہب والے اپنے
نزدیک سب چیزمین شک کرتے ہین کہتے ہین یہ ہے یا نہین فقط وہم اور خیال ہے یہ
دونون مذہب باطل ہین ہر چیز اپنی ذات مین موجود ہے اور اللہ تعالے نے جسکو جیسا
چاہا ویسا خواص دیا **والعالم حادث** سارا جہان نیا پیدا ہوا ہے کہ پہلے بغیر ذات
پاک اللہ تعالے کے کوئی چیز نہ تھی پھر پیدا کی گئی حدیث شریف ہے کہ کان اللہ ولم یکن
معہ شیٔ کہ تھا اللہ تعالے اور نہ تھی اوسکے ساتھ کوئی چیز پس ذات اللہ تعالے
کی قدیم ہے اور جو کچھ ہے وہ سب نو پیدا ہے اور حادث ہے عالم کا نیا ہونا ظاہر ہے
کہ دن رات اوسمین تبدیل ہوتا ہے ایک حال پر ہرگز نہین رہتا پس معلوم ہوا کہ عالم
نیا ہے **وھو قابل للفناء** اور وہ عالم فانی ہونے والا ہے چنانچہ قرآن شریف مین وارد ہے
کہ کل شیٔ ہالک الا وجہہ ہر شے ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات مقدس اللہ سبحانہ کی کہ
وہ ہی باقی ہے جو پیدا ہوا وہ فانی ہونے والا ہے جسنے پیدا کیا وہ باقی رہیگا ایک شان
فنا کی سب پہ ہوجائیگی کیا جنت اور دوزخ کیا حور اور قصور کیا آسمان اور زمین کیا جن اور ملک
سب فانی ہوجائینگی اگرچہ ایک لمحہ برابر ہون یہ فنا ہو کر پھر جو پیدا ہونگے پھر فنا نہین ہوینگے
ہمیشہ ابد الآباد باقی رہینگے **ولہ صانع** یعنے اس عالم کا ایک بنانے والا ہے

کسواسطے کہ جو چیز نہ تھی اور وہ پھر ہوئی تو معلوم ہوا کہ کوئی اوسکا کرنے والا ہے کہ اگر کرنے والا نہوتا تو یہ کہاں سے ہوتی قدیم ہے اور یہ بنانے والا قدیم ہے کہ اگر قدیم نہوتا تو نیا ہوتا جب نیا ہوتا تو وہ بھی سارے عالم کی طرح سے ہوتا واجب الوجود واجب اور ضرور ہے ہونا اوسکا واجب الوجود اوسے کہتے ہین کہ وہ اپنی ذات سے قایم ہووے دوسرے کسیکا محتاج نہو کہ اللہ تعالے کی ذات پاک خود بخود نہوتی تو چاہیے کہ کسو کے سبب سے ہوتی جب کسو کے سبب سے ہوتی تو محتاج غیر کی ہوتی جو کوئی محتاج غیر کا ہو وہ قابل خدائی کے کیونکر ہو تو معلوم ہوا حق سبحانہ تعالی اپنی ذات سے بغیر سبب دوسرے کے موجود ہے واحد ہے یعنے اکیلا ہے کہ کوئی اوسکا شریک نہیں اور نہ جورو دار نہ کوئی اوسکا دور والا نہ نزدیک والا نہ اوسے کسونے جنا نہ اوسنے کسیکو جنا اگر قول نصاری کا کہ حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا اور بی بی مریم کو جورو کہتے ہین نعوذ باللہ منہا کفر صریح ہے کہ جننا اور جنانا شہوت سے متعلق ہے وہ خاصہ مخلوقات کا ہے ذات اللہ تعالی کی ان باتون سے بالکل بری اور پاک ہے حی زندہ ہے اگر زندہ نہوتا تو مردہ ہوتا پس مردہ ناکارہ محض ہے خدائی کے قابل کاہے کو ہے اور زندہ کنندہ ہے کہ حیات سب کی اوسی کے سبب سے ہے قادر ہے قدرت والا ہے اگر قدرت والا نہوتا تو ضعیف ہوتا ضعیف خود محتاج ہے ایسا قادر ہے کہ کسیکا محتاج نہین جو چاہے سو کرسکے عالم ہے جاننے والا ہے کوئی چیز اوسکے علم سے باہر نہین جو ہوئی اور جو ہوگی ازل سے ابد تک جو اوسے معلوم ہے ہر ایک کی سعادت اور شقاوت کفر اور اسلام اوسکے علم قدیم مین تھا اور ہے کہ واللہ علی کل شیء علیم فرمایا ہے مرید ہے ارادہ والا ہے جو کچھ کرتا ہے سو اپنی خواہش سے اور چاہت سے نہ کسو کے کہنے سے اور مختار ہے کہ اگر نکریگا تو کوئی اوسے ملامت نکریگا متکلم ہے کلام کرنے والا ہے کہ اگر گونگا ہوتا تو کیا احکام امر اور نہی کیونکر ہوتا قرآن شریف اور [illegible] سب کلام اوسی کا اور ان کتابون کو قدیم جاننا چاہیے کہ کلام صفت ہے اللہ تعالے کی اور سب صفتین اوسکی قدیم ہین

سمیع بصیر سننے والا ہے دیکھنے والا ہے ایسا سننے والا ہے کہ خطرہ دل کا
بے حرف و صوت سن لیتا ہے حاجت لب اور زبان ہلانے کی نہین دیکھنے والا
ایسا ہے کہ اگر ساتوین زمین کے نیچے اندھیری رات مین سیاہ پتھر پر چیونٹی چلے
تو وہ بھی اوسکی نظر سے باہر نہووے اگر یہ سب صفتین اوس ذات مقدس
مین نہ ہوتین تو بندون مین کہان سے آتین مگر صفات کو آدمی کے اور اللہ تعالے
کے کچھ نسبت نہین اور ان صفتون کو انپر قیاس نکیا چاہیئے عقل کو دخل ندیا چاہیئے

صفاتہ قدیمۃ صفتین حق سبحانہ تعالے کی قدیم ہین جیسے ذات قدیم ہے کہ
کوئی چیز موجود نہوئی تھی اور اللہ تعالے کی ذات موجود تھی اسیطرح سے وہ
صفتین ذات کے ساتھہ موجود تھین ولا یقدم بہ الحوادث ذات واجب الوجود
مین ہرگز کمتی بڑھتی نہین ہوتا اور تغیر تبدیل نہین ہوتا مثلاً جاہل عالم ہوجاوے یا
بینا نابینا ہوجاوے یہ تغیر اور تبدیل تو [illegible] ہوتا ہے اللہ تعالے
کی ذات جیسی تھی ویسی ہے اور ویسی ہی رہیگی خوشی اور غمی کو کچھ وہان دخل نہین بہت
اور بیماری کا خلل نہین لا جسم ولا جوہر نہ بدن ہے اوسکے جیسے آدمیون کو
یا درختون کو ہوتا ہے کہ رنگ ہووے یا ناپ آوے نہ جسم ہے جیسے عقل
یا نفس وغیرہ نہ اوسپر کوئی قائم ہے نہ وہ کسوپر قائم ہے لا مصور ولا مرکب
نہ وہ تصویر کیا گیا ہے کہ کسو کے مثال یا اشتباہ ہووے نہ دو چار چیز سے وہ ملا ہے
یا ایک چیز کا بنا ہے ولا معدود ولا محدود نہ وہ گنا جاتا ہے نہ اوسکی حد
باندھی جاتی ہے کہ اونچائی اور موٹائی لنبائی اور چوڑائی جسم پر موقوف ہے ولا
فی جہت ولا فی مکان ولا فی زمان پروردگار عالم نہ کسو طرف ہے
نہ کسو مکان مین ہے نہ کسو وقت مین یعنے اللہ تعالے کو ایک طرف مقرر کرکے
سمجھنا چاہیئے کہ آسمان پر ہے یا عرش پر ہے یا زمین پر یا اونچے نیچے پر ہے یا آگے
پیچھے کہ جس وقت طرف اور مکان اور زمان نتھا اوس وقت اوسکی ذات تھی
جسنے ان چیزون کو پیدا کیا ہو وہ آپ ان مین کیونکر آوے اوسکو ہر جا موجود

جاننا چاہیئے بلا جہت لَا مِثْلَ لَہٗ وَلَا شِبْہَ لَہٗ نہ اوسکی ذات کے مانند ہے
کوئی نہ اوسکی صفات کی مانند ہے لَا ضِدَّ وَلَا نِدَّ نہ اوس خداوند کا کوئی ضد
ہے کہ اوسکی جنس سے ہووے جیسے آدمی کی ضد آدمی ہوتا ہے نہ ند ہے
اوسکا یعنے خلاف جنس اوسکا ہو جیسے آدمی کے مخالف جن اسطرح کوئی اوسکا
نہ مخالف جنس سے ہے نہ مخالف غیر جنس ہے وَلَا مُعِیْنَ وَلَا ظَہِیْرَ نہ کوئی اوسکا
مددگار ہے نہ پشت پناہ ہے کہ کاروبار مین اوسکی مدد کرے وَلَا یَتَّحِدُ بِغَیْرِہٖ
وہ پروردگار عالم کسو سے مل نہین جاتا کہ جسم اسکا اور اوسکا ایک ہو جاوے
جیسے آب اور رنگ نہ کسو مین بیٹھ جاتا ہے جیسے شیشہ مین شربت یا سنگ مین
آتش اس سبب سے وہ تعالے منزہ ہے یہ سب خواص جسم کے ہین لیکن باوجود
اسکے اوسکو اپنے بندون سے بلکہ تمام ذرات عالم سے ایک نسبت معیت کی
ہے جیسے روح کو بدن سے ہوتی ہے کہ نہ روح بدن مین ملگئی ہے جیسے آب
اور رنگ اور نہ اوسکے اندر ہے جیسے شیشہ مین شراب نہ اوس سے جدا ہے
کہ اگر الگ جدا ہو تو یہ قیام جسم کا کیسے ہو مُتَّصِفٌ بِجَمِیْعِ الْکَمَالِ مُنَزَّہٌ
عَنْ سِمَاتِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ جتنی صفتین کمال کی ہین اون سب سے
وہ موصوف ہے اور سب طرح کے نقصان سے ذات پاک اوسکی منزہ ہے
اور پاک ہے ہُوَ مَرْئِیٌّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وہ جو ان صفتون سے موصوف
ہے اور ان کمالون سے معروف ہے وہ دکھائی دینے والا ہے مومنون کو
قیامت کے دن اعتقاد چاہیئے کہ ناحق سبحانہ تعالے قیامت کے دن اپنے بندونکو
دیدار نصیب فرمائیگا جیسا اس جہان مین ذات پاک کو اوسکے سب کیفیت جانتے ہین ویسا ہی وہان
آخر اوسکو بے کیف دیکھین گے آنکھون کو اللہ تعالی ایسی بصارت اپنی قدرت کاملہ سے دیگا
کہ انمین دیدار کی طاقت ہوگی مومنون کو وہ شان جمال کی ہولی کہ جس سے دل اور جان کو سرور اور
راحت پیدا ہو اور کافرون پہ جلال کی نگاہ ہوگی کہ جس سے دہشت اور وحشت انہین ہوگی مومنونکو
ہر دم راحت اور خوشی ہوگی کافرون کو خوف ہوگا اور وحشت ہوگی دیدار مین حضرت باری تعالی کے غیر

اور عورتین سب شریک ہین مگر شیاطین اور جن اس دولت سے محروم رہین گے اور بہشت بھی جنون کو نہین ہے نہایت کار انکا یہ ہے کہ دوزخ سے نجات پاوین اسپر بھی فضل اللہ کریم کا بڑا ہی چاہیئے تو ثواب بھی دے اور بہشت بھی نصیب کرے بعضے کہتے ہین کہ عورتین بھی دولت دیدار سے محروم ہونگی کہ خیمون مین ہونگی اللہ تعالے فرماتا ہے حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ لیکن اصل یہ ہے کہ محققون نے تحقیق کیا ہے کہ خیمے وہان کے ایسے نہونگے جیسے یہان کے ہوتے ہین کہ حائل اور مانع ہووین فی الحقیقت کیونکر عقل تجویز کرے کہ مثل فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کہ عارفہ کاملہ ہین ایسی دولت سے محروم رہین جب یہ دیدار عام ہووے گا اور ہر کوئی اپنی جزا اسنزا کو پہونچ جائیگا تو بعد داخل ہونے بہشت کے وہان کے دیدار مین فرق ہے بعضے عارف کامل ایسے ہونگے کہ دمبدم اس کرامت سے مخصوص ہونگے بعضے صبح و شام بعضے بعد ہفتہ کے مثل روز جمعہ بعضے بعد سال کے مثل روز عید کے یہ شرف پاوینگے دنیا مین دیدار حق سبحانہ کا ممکن نہین جو کوئی کہے کہ مین نے جاگتے مین اللہ تعالے کو دیکھا وہ کافر ہے اوسے توبہ دینی چاہیئے مگر خواب مین البتہ ہو سکتا ہے جنکے دل اودھر مائل ہین اونھین یہ بات ممکن ہے چنانچہ بعضے بزرگون سے منقول ہے کہ جناب باری تعالے کو خواب مین دیکھا اور بات کی جو کوئی اللہ تعالے کو عالم رویا مین دیکھے اوسکی تعبیر یہ ہے کہ بہشتی ہو اور غم اور اندوہ سے پاک ہو دولت دیدار کی جاگتے مین اللہ تعالے نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب کی آپنے فرمایا ہے کہ مین نے شب معراج مین اللہ کریم کو ان آنکھون سے دیکھا اور بات کی اور اولیاء اللہ کو جو دیدار ہے وہ بنظر قلب ہے بصر چشم نہین

خَالِقُ لِجَمِيْعِ الْأَشْيَاءِ مُدَبِّرُهَا وَمُقَدِّرُهَا

یعنے وہ ذات پاک جو جامع عالم ہے وہ پیدا کرنے والا ہے ساری چیزون کا اور تدبیر کرنے والا ہے اور اندازہ مقرر کرنے والا ہے

جو چیز پیدا کی اوسکے آغاز سے انجام تک سب اوسکی علم مین تھا اور ہے جو کچھ کیا
سو اپنی تدبیر سے اور ارادہ سے کسو کے زور سے اور ناچاری سے نہین کیا
اور جو کیا ہے سو خوب اور اچھا ہی کیا بدی ہر چیز کی بہ نسبت کسب بندونکی
ہے بہ نسبت خلق خالق کے بد نہین اور ہر چیز کا اوسنے اندازہ کیا ہے اور مقدار
مقرر رکھی ہے چنانچہ جسکا رزق جتنا مقرر کیا ہے اوتنا ہی پہونچیگا اجل جسکی جب
ٹھہرائی ہے تب ہی آویگی طاعت اور عصیان کفر اور ایمان سب اوسکے پیدا ہین
جو جسکے واسطے ٹھہرایا ہے اوس سے وہی ہوویگا مگر طاعت پر اور ایمان پر راضی ہے
عصیان اور کفر سے بیزار ہے طاعت اور ایمان اوسکی رضا سے ہے کفر اور
عصیان اوسکے قضا سے ہے وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ اور اوس جناب
پر کوئی شئی واجب نہین کہ نیک کو پیدا کرے اور بد کو نہ پیدا کرے یا طاعت پر
خواہ مخواہ بہشت ہی دینا واجب ہے اور عصیان پر عذاب ہی کرنا لائق ہے
مگر اوس کریم نے اپنے کرم سے مقرر فرمایا ہے کہ بدلہ نیکی کا نیک دیوے اور بدی
پر چاہے عذاب کرے چاہے نکرے وَلَا حَاكِمَ سِوَاهُ کوئی حاکم اوسکے سوا
نہین ہے جو کہے کہ یہ کام کرنا تھا کیون نکیا یا یہ نکرنے کا تھا کیون کیا وَلَا غَرَضَ
لِفِعْلِهٖ اوسکے کام غرض سے نہین ہین کہ جو کوئی غرضی ہوتا ہے وہ محتاج ہوتا ہے
نیکی سے اوسے فائدہ نہین بدی سے اوسے نقصان نہین سب نیکی اور بدی بندون
کی بندون ہی کے واسطے ہے مگر اوسکے کامون مین حکمت ہے سو وہ حکمت
بھی بندون کے واسطے ہے اوسے حکمت سے بھی کچھ غرض نہین فَالْحَسَنُ
مَا حَسَّنَهُ الشَّرْعُ وَالْقَبِيحُ مَا قَبَّحَهُ الشَّرْعُ پس جب یہ بات ثابت ہوئی تو
نیک وہ چیز ہے کہ جسے شرع نے نیک کیا یعنے اوسکا حکم فرمایا اور بد وہ ہے
کہ جسے بد کیا یعنے اوس سے باز رہنا کہا نیک اور بد اوسکے پیدا ہین جسے کہا کہ وہ
اوسے کیا چاہیے اور اپنی راے کو دخل ندیا چاہیے وَلِلّٰهِ مَلَائِكَةٌ ذَوُو اَجْنِحَةٍ
مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ اللہ تعالے کی مخلوقات مین فرشتے ہین یعنے اونمین سے

دو بازو والے ہین بعضے تین والے اور بعضے چار والے اور اس سے زیادہ بھی
چنانچہ جبرئیل علیہ السلام کے چھہ سو پر ہین وہ فرشتے نور سے بنائے گئے ہین نہ
اونمین عورت ہے نہ مرد نہ اونھین درد ہے نہ غم نہ وہ جنتے ہین نہ جناتے ہین نوری
اونکا جسم ہے اور نوری اونکا لباس ہے جیسی صورت اپنی چاہین ویسی بناوین
جہان چاہین وہان جاوین آسمان پر ہین اور زمین پر ہین بلکہ سارے عالم مین
ہر ایک اپنے اپنے کام سے لگا ہوا ہے عصیان اللہ تعالے کا نہین کرتے
جو حکم ہوتا ہے وہ بجالاتے ہین منہم جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و
عزرائیل اون فرشتون مین چار سب سے بڑے فرشتے ہین اور عمدہ کامون
پر مقرر ہین جبرئیل وحی کے کام پر ہین سارے نبیون پر وحی لیجانا اونکا کام ہے
دوسرے میکائیل ہین رزق خلق کا اونکے قبضے مین اللہ تعالے نے دیا ہے اور
تیسرے اسرافیل صور لیے ہوئے منتظر حکم کے ہین عزرائیل قبض روح کرتے
ہین آٹھہ فرشتے اور ہین کہ اونھین حملہ عرش کہتے ہین عرش عظیم اون کے
کاندھون پر دھرا ہوا ہے شان اور عظمت اونکی قدرت حق سے ہے کہ جسد ایک
ایک کا اتنا بڑا ہے کہ کان کی لو سے کاندھے تلک ہر ایک کے دو سو برس
کی راہ ہے ولکل منہم مقام معلوم ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے کہ وہ
اوس جگہہ سے ایک اونگل ادھر اودھر نہین سرکتا ہے جتنا اللہ تعالے نے
کمال رکھا ہے اوس سے زیادہ نہین ہوتا کم بھی نہین ہوتا نہ اونھین ترقی ہے
نہ شوق ہے یہ بات اللہ کریم نے آدمی ہی مین رکھی ہے کہ شوق سے اور عشق سے
کہ دمبدم ترقی کرتا ہے لا یعصون اللہ ما امرہم و یفعلون ما یومرون
وہ فرشتے عصیان اللہ تعالے کا نہین کرتے جو اونھین حکم ہوتا ہے وہ بجالاتے
ہین جب تک قہر الٰہی ہو وہ منکرین بھلے برے سے کسو کے نہ ڈرین یہ جو ابلیس
نے نافرمانی کی وہ فرشتہ نہ تھا قوم ابن الجان مین سے تھا بد اصل تھا اپنی
اصل پر گیا عبادت بہت کی تھی سو رتبہ پایا تھا وکتبہ انزل علی رسلہ

اوس پروردگار عالم کی کتابین کہ رسولون پر اپنے اوسنے بھیجین ہین ایک سو چار ہین
اور باقی کتنے ایک صحیفے ہین اون سب مین امر اور نہی اور احکام شرعی مذکور ہین
بعد احکام شرع کے وہ سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سے اور ذکر شریف
سے اونکے بہرہ مند ہوئی ہین بیان صورت کا اور سیرت کا اور وقت نبوت کا مرقوم ہے
وہ سب کتابین کلام قدیم اللہ تعالے کا ہے مِنْهَا التَّوْرٰيةُ وَالْاِنْجِيْلُ وَ
الزَّبُوْرُ وَالْفُرْقَانُ اون سب کتابون مین چار کتابین سب سے بڑی ہین توریت
حضرت موسی پر آئی انجیل حضرت عیسی پر اور تری زبور داؤد پر نازل ہوئی قرآن
شریف محمد مصطفے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین القا ہوا پھر ان چارون
مین قرآن عظیم سب سے اعلے اور اولی ہے ظاہر مین سب سے مختصر ہے لیکن مطلب
سے بھرا ہوا ہے جو جو اون سب مین تھا سو وہ سب ایک مین ہے بلکہ اوسنے
انھین زیادہ تر جامع ہین اون سب مین امتون نے تغییر تبدل کئے اور اپنی
طرف سے کچھ کچھ کمی زیادتی بنائی اللہ تعالے نے ان باتون سے قرآن
شریف کو محفوظ رکھا ہے کہ خود حضرت حق سبحانہ تعالے اوسکا حافظ ہے چنانچہ
فرماتا ہے اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ان عمدہ وجہ فضل قرآن شریف کی وہ ہے کہ
جس ذات بابرکات پر نازل ہوا ہے وہ افضل رسل ہے جو کوئی قرآن کو حادث
کہے وہ کافر ہے بلکہ ساری کتابین اللہ تعالے کی باعتبار حیثیت سے کہ کلام رب
ہے قدیم ہین اور بسبب کلام حق کے سب برابر ہین وما نفرق بینہما اور
اللہ تعالے کی شرع شریف پر موقوف ہین جو جو نام شرع مین از روے قرآن
کے اور حدیث کے ثابت ہوے ہین اونھین نامون سے اللہ تعالے کو
یاد کیا چاہیے اپنی طرف سے کوئی نام نیا نہ بنانا چاہیے نام اللہ تعالے کے
بہت سے ہین اونمین بعضے خلق کو معلوم ہوئے ہین اور بعضے نہین معلوم ہوے
تو ننانوے نام سب سے زیادہ مشہور ہین کہ اونمین اللہ کریم نے یہ تاثیر رکھی ہے
کہ جو کوئی اونھین حفظ کرے وہ بہشتی ہووے اگرچہ اور بھی لکھے ہوئے

شرع مین نام آئے ہین مگر یہ سب سے زیادہ بسبب اس فضیلت کے مشہور ہوئے ہین اور کافرون کی زبان پر جو نام مقرر ہین اون نامون سے یاد حق ورثہ کی چاہیے کہ خطرہ کفر کا ہے وَهُوَ خَالِقٌ لِاَفْعَالِ الْعِبَادِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْمَعْصِيَةِ بِاِرَادَتِهٖ وَتَقْدِيْرِهٖ وَلَا يَرْضَاهُ جب ثابت ہوا کہ خالق سب شئے کا وہی ہے تو بندون کے فعلون کا بھی وہی خالق ہے اگر کفر و معصیت بھی ہو اوسکی پیدا کی ہوئی اور دین اور ایمان بھی اوسکی مخلوق ہے پس جسکے واسطے جو مقدر کیا ہے اوسکا اوس سے صادر ہونا بے شک ہے کفر اور معصیت اوسی کے ارادے سے اور اوسی کے مقدر سے ہے جو کچھ ہوا اور ہوئیگا وہ سب لوح محفوظ پر لکھا جا چکا ہے بغیر مشیت اور ارادے اور خالق کے کچھ نہین ہوتا ہے کتنا ہوا وقت لکھا ہوا ہے بہتون کو جنت کے واسطے پیدا کیا اور بہتون کو دوزخ کے واسطے پیدا کیا اور حکم دیا ہے باوجود اوسکے تقدیر اور پیدائش کے اطاعت اور ایمان سے راضی اور خوش ہے کفر اور معصیت سے ناراض ہے اور ناخوش اور جس چیز کا حکم فرمایا وہ موجب رضا کا ہے جس سے منع کیا وہ سبب خفا کا اگرچہ سب تقدیر سے اوسی کے ہے باوجود اسکے کچھ ایک اختیار بندون کا بھی ہے ایک ارادہ اسمین ہے کہ بسبب اوسکے یہ کام کرتا ہے مثلاً پہلے ہی جیمین ایک شخص کے ایک بات آئی اوسپر اوس شخص نے ارادہ کیا بعد اوس ارادے کے وہ کام ظاہر ہوا اگر پہلے ہی جیسے دل میں آیا تھا چاہتا تو اس کام کو چھوڑ دیتا پس اسی ارادے پر عذاب اور ثواب مقرر ہے یہ مسئلہ قضا اور قدر کا بہت نازک ہے اسکے درپے نہوا چاہیے کہ اسکی بحث مین اکثر لوگ خراب ہوگئے ہین اعتقاد کو اتنا ہی بس ہے کہ جو کچھ ہے سو اللہ کی پیدایش سے ہے اور اوسکی تقدیر سے ہے بغیر تقدیر کے کچھ خیر و شر نہین ہوتا عذاب اور ثواب بسبب اپنے ارادے کے ہے نسبت خلق کی اوسکی طرف ہے اور نسبت کسب کی یعنی فعل کی بندے کی طرف اللہ تعالے مالک ہے جیسا

چاہتا ہے ویسا حکم کرتا ہے اور ہم سب اوسکی ملک ہین اپنے ملک مین جسطرح چاہے
اوسطرح تصرف کرے وہ سب کا پوچھنے والا ہے اوسکا کوئی پوچھنے والا نہین
اپنی طرف سے کوشش اچھے کامون مین کی چاہیئے پھر تو جو اوسنے مقدر
کیا ہے وہی ہوگا واللہ یضل من یشاء ویہدی من یشاء اللہ
تعالے جسے چاہتا ہے اوسے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اوسے ہدایت دیتا ہے
جسکو وہ گمراہ کرے اوسکا کوئی ہادی نہین اور جسکا وہ ہادی ہو اوسکا کوئی بہکانے والا
نہین باوجود اسکے گمراہی شیطان کی اور رب کیطرف نسبت رکھی ہے اور ہدایت
اللہ کی طرف اس عالم مین سبب گمراہی کا بت کو اور شیطان کو بنایا ہے
اور موجب ہدایت کا نبی کو اور قرآن کو ہمین دونون پر ایمان چاہیئے پہلے
جو ہدایت اور ضلالت کی نسبت اپنی طرف فرمائی اوسے بھی حق جانیے اور
پھر شیطان کو سبب گمراہی کا کیا اور نبی کو سبب ہدایت کا کیا
عذاب القبر للکافر والفاسق ونعم اہل الطاعت بما یعلم
اللہ ویریدہ وسوال منکر ونکیر حق کافرون فاسقون کو عذاب قبر کا
اور اہل طاعت کو عیش اور سوال منکر نکیر کا قبرون مین حق ہے جب موتا کو
قبر مین رکھکر پھرتے ہین تو دو فرشتے حق تعالے کے بھجوائے ہوئے وہان
آتے ہین ایک کا نام منکر ہے دوسرے کا نام نکیر ہے وہ آکر موتا کو اوٹھا
بٹھاتے ہین پھر اوس سے سوال کرتے ہین پہلے پوچھتے ہین کہ تیرا رب
کون ہے جو وہ کہے کہ رب میرا اللہ تعالے ہے کہ اوسنے تمام عالم کو پیدا کیا
ہے پھر پوچھتے ہین تیرا نبی کون ہے تو وہ کہتا ہے نبی میرے محمد ہین صلی اللہ
علیہ وسلم پھر پوچھتے ہین تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے
جب وہ موافق سوال کے جواب دیتا ہے تو اوسکے اوسکے لئے بازو سے پہلے
ایک کھڑکی کھولتے ہین اوسمین سے گرمی اور بدبو دوزخ کی آتی ہے
پھر اوسے بند کرکے سیدھے بازو سے کھڑکی کھول دیتے ہین کہ

اوسمین جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے پھر کہتے ہین اگر تو جواب موافق نہ دیتا تو وہ
تیری جگہہ تھی جب تو نے جواب دیا یہ جگہہ اللہ تعالے نے تیری مقرر کی
اب سورہ آرام سے قیامت تلک کچھہ خطرہ نہین جب حشر نشر ہوگا تب حساب
کتاب ہوگا قبر اوسکی کشادہ ہو جاتی ہے جہان تک نظر پہونچے اگر وہ بندہ عاصی
ہے تو اوسکی قبر مین بچھو اور سانپ ہوتے ہین ہر ایک ایسا زہری کہ اگر ایک
پھونک مارے تو قیامت تلک زمین پر سبزہ نہ اوگے اور اگر وہ بندہ کافر ہے
تو سوال کے وقت ہکا بکا رہ جاتا ہے اوسے جواب نہین آتا تو وہ فرشتے
عذاب کے آتے ہین اور زمین ایسی بھینچتی ہے کہ پسلیان ٹوٹ جاتی ہین اور
ادھر کی اودھر نکلجاتی ہین پھر وہ موکل عذاب کے ایسے گرزون سے مارتے
ہین کہ بدن اوسکا خاک کے برابر ہو جاتا ہے پھر اوسے زندہ کرتے ہین
پھر گرز مارتے ہین قیامت تلک اسیطرح سے مارتے اور جلاتے ہین
مومنون کے جو چھوٹے چھوٹے لڑکے مرتے ہین اون پر بھی سوال ہے مگر
وہ فرشتے آپ ہی پوچھتے ہین اور آپ ہی اونھین جواب بھی سکھاتے ہین
اور مشرکون کے جو بچے چھوٹے چھوٹے موے ہین اسمین اختلاف ہے
بعض کہتے ہین کہ وہ بھی ماباپ کے شریک ہین پر اونپر سوال جواب نہین اور بعضے
کہتے ہین کہ وے بے گناہ ہین اللہ تعالے بے گناہون پر عذاب نہین کرتا اور
بعضون نے یہان سکوت کیا ہے اور یہ ماجرا علم آلہی پر موقوف رکھا ہے جو چاہے
سو کرے انبیا سے وہان سوال نہوگا کہ یہ حال اونکی شان کے لائق نہین
روایت ہے کہ جب موتا کو قبر مین رکھتے ہین تو اوس قبر مین شکل ایک
شخص کی لا کر دکھاتے ہین اور اوس سے پوچھتے ہین کہ یہ کسکی صورت ہے
جو وہ شخص مومن ہے تو کہتا ہے یہ شکل میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے
یہ بندے ہین اللہ تعالے کے اور بھیجے ہوے ہین اوسکے مین انپر ایمان لایا ہون
ف گر پیمبر کا ہو وہان دیدار + کاشکے مرییے دن مین سو سو بار +

ہووے جس جا وہ غیرت مہتاب + نہ تو ظلمت رہے وہان نہ عذاب + نعوذ باللہ
اگر وہ میت کافر ہے تو کہیگا ہاے مین نہین جانتا یہ کون ہے تب فرشتے کہین گے
تو جھوٹا ہے کیون نہین جانتا یہ پیغمبر مشہور تھے سارا جہان انکو جانتا تھا
انکے ساتھہ خدا کا کلام تھا اور سیکڑون معجزے تھے پھر اوسپر عذاب
ہوگا قیامت تک جنون پر بھی سوال جواب ہے مومن مومنون کی طرح کافر
کافرون کی طرح مگر جنون کے ثواب مین امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ساکت ہے
ہین جو کوئی کافر ظاہر ہے علانیہ کفر کرتا ہے اوسپر بے سوال عذاب ہے
کہ اوسے حاجت سوال کی نہین منافقون کو سوال ہوگا چھہ شخص ہین کہ انھین سوال
نہین ایک شہید دوسرے جو جمعہ کی رات کو موا تیسرا جو جہاد مین کافرون کا ناکا باندھکر
بیٹھا چوتھا استسقا سے موا پانچوان جو پیٹ جلکر ہلاک ہوا چھٹا جو ہر رات
سورۂ تبارک پڑھتا ہے جو کوئی زمین مین دفن نہین ہوا اوسے برزخ
مین عذاب ہوگا کہ فی الحقیقۃ قبر اوسیکا نام ہے وہ ایک عالم ہے
اس عالم کے پرے ہے جیسے شیر کھا گیا یا مگر نگل گیا اوس سے وہین سوال
جواب ہوگا جو جو صاحب شرع نے فرمایا ہے اوسپر ایمان لایا چاہیے اپنی عقل
کو اوسمین دخل نہ دیجیے اور اوسکی تحقیق کے پیچھے نہ پڑیے کہ نشانی ایمان کی
یہی ہے اگر اوسمین کچھہ شک ہے تو ایمان مین خلل ہے **البعث حق**
بعد مرنے کے پھر اوٹھنا حق ہے جب وقت مقرر قیامت کا پہونچیگا تو
اسرافیل کو حکم ہوگا کہ صور پھونکے یہ پہلے نشانی قیامت کی ہے اوس
صورت کے ساتھہ سارے عالم مین ایک کھلبلی سی پڑجانے کی مارے دہشت
کے ہول کھا کھاکر جتنے جاندار ہین مرجائینگے زمین آسمان جھاڑ پہاڑ سب
فانی ہوجائینگے کچھہ باقی نہ رہیگا بغیر ذات پاک پروردگار کے ایک فنا کی شان
سب پر ہوجائیگی کیا حور اور قصور کیا فرشتے اور شیاطین کیا نار اور بہشت لیکن
بہشت اور دوزخ ملائکہ مقرب اور عرش اور لوح ان پر ایک شان فنا کی ہوکر

پھر باقی ہو جائیگی فرشتے جو نگہبان بہشت کے ہین کہ اونھین خزنہ بہشت کہتے ہین
اور فرشتے اوٹھانے والے عرش کے کہ اونھین حامل عرش کہتے ہین اونپر
وہ ہول اور خوف نہوگا اونھین اللہ تعالےٰ اس آفت سے بچائیگا جب سب
شان فنا کی ہو جائیگی تو اللہ تعالےٰ فرمائیگا لمن الملک الیوم یعنے کسکے واسطے ہے
آج کے دن ملک وہ جو بڑے بڑے سرکش اور مفسد حق ناشناس کہ دعویٰ
بادشاہی کا بلکہ خدائی کا کرتے تھے کسیکو اپنے سوا موجود نہ گنتے تھے وہ اب
کہان ہین پھر آپ ہی فرمائیگا اللہ الواحد القہار یعنے وہ ملک اور سلطانی واسطے
واحد حقیقی کے ہے کہ وہ اللہ ہے اور قہار ہے چالیس برس تک اسیطرح سے
تنہا وحدہ صرف کا رہیگا بعد چالیس برس کے دوسری بار صور پھونکنے کا حکم
ہوگا تو سارے جاندار کیا چھوٹے اور کیا بڑے زندہ ہوئینگے ایک مینہ آسمان سے
برسیگا اوسکے برسنے سے آدمی اور جانور زمین ہین سے نکلین گے جیسے
برسات سے سبزہ اوگتا ہے ریڑھ کی جو ہڈی ہے اوسے اللہ تعالےٰ نے
گلنے سے بچا رکھا ہے ایک جزو اوسکا باقی رہ جاتا ہے وہ ہی آدمی کا تخم
ہے جن اور انس چیونٹی مکھی سب زندہ ہو جائینگے جسنے جسپر ظلم کیا ہے
اوس سے اوسے اللہ تعالےٰ بدلا دلوائیگا یہان تک کہ اگر منڈی بکری نے سینگ
والی کو مارا ہے تو وہ سینگ والی اوسے ماریگی اگر ایک لڑکے نے دوسرے لڑکے کو
مارا ہوگا اوسکا بھی بدلا لیا جائیگا چیونٹی چیونٹی سے قصاص لیگی یہ عدل اوسی عادل
کی ذات سے خاص ہے جب بدلا ہر ایک کا ہولیویگا تب حیوان سارے فنا ہو جائین
گے وہ جو نام سے اللہ تعالےٰ کے ذبح ہوے ہین وہ بہشت کے خاک
ہوئینگے اور دوسرے بس یونہین فانی ہو جائینگے والوزن حق تلنا نیکی اور
بدی کا بندونکی حق ہے عرش کے سامنے ترازو کھڑی کرینگے نیکیون کا پلڑا
عرش کے سیدھے بازو کو ہوگا اور بدیونکا اوسکے بائین بازو وہانکی ترازو یہان کی
ترازو کے بالعکس ہوے گی کہ جو پلڑا بھاری ہوگا وہ اونچا ہوگا جو ہلکا ہوگا وہ

وہ نیچا ہوگا اللہ تعالے قادر ہی چاہے تو کاغذ دن کو عملون کے تولے اور چاہے تو
اعمالون کے جسم بناکر ترازو مین رکھے جب پلڑا نیکی کا جھوکیگا تو یہ شخص اپنے
دل مین بہت ہی ناامید ہوگا کہ ہے نیکیان کم ہوئین اور بدیان زیادہ دیکھیے
کیا حکم ہوتا ہے تب حضرت اکرم الاکرمین جسے چاہیگا اپنے فضل سے کہیگا کہ
ایک نیکی اس شخص کی اور باقی ہے آج کا دن ظلم کا نہین ہے وہ نیکی بھی اسکی ترازو مین
رکھو تو وہ نیکی کیا ہے ایک کاغذ پر کلمہ توحید کو جو اس شخص نے پڑھا ہے اور اوسی پر
موا ہے لکھکر ترازو مین ڈالین گے تب اوسکے بوجھ سے نیکی کا پلڑا اونچا ہوجائیگا
اور بدی کا نیچا یہ شخص اپنے دل مین خوش ہوگا کہ بخشا گیا والکتاب حق اعمالنامہ
بھی حق ہے جو جو کام بندے کرتے ہین اور جو جو باتین کہتے ہین وہ سب
دو فرشتے اللہ تعالے کی طرف سے مقرر ہین کہ لکھتے ہین کراماً کاتبین اونکا نام
ہے سیدھے بازو والا نیکیان لکھتا ہے اور اولٹے بازو والا بدیان جمع
کرتا ہے جو کوئی شخص ایک بدی کرتا ہے تو فرشتہ انتظار کرتا ہے کہ شاید پھر یہ
توبہ کرے تین ساعت تک انتظار کرتا ہے جو توبہ کی تو وہ نہین لکھتا اگر توبہ نہ کی
تو وہ اوس بدی کو اعمال نامہ مین لکھہ لیتا ہے اور نیکی والا اوسی وقت نیت کی ساتھ
لکھہ ڈالتا ہے اسطرح سے وہ کتاب تیار ہوتی ہے قیامت کے دن اوسے حاضر
کرینگے اور ہر ایک کے ہاتہ مین دینگے اوسکی ایک طرف بدیان ہونگی
اور ایک طرف نیکیان کافرون کو اعمال نامے اسطرح دینگے کہ سینہ چیر کے
پیٹھہ کی طرف اولٹا ہاتہ نکالکے اوسمین دینگے اور مومنون کے سیدھے ہاتہ مین
دینگے اگر فضل آلہی شامل ہے تو وہ طرف جو نیکیون والی ہے وہ خلق کی طرف کرینگے
تا لوگ جانین کہ یہ شخص نیک تھا بدیون کا اوسکے کسیکو احوال معلوم نہوگا
تب اللہ تعالے فرمائیگا کہ جیسا مین نے دنیا مین تیرا پردہ رکھا تھا ویسا ہی یہان
بھی رسوا نہین کرتا اپنے کرم سے مین نے بخشا اگر نعوذ باللہ اسکا اولٹا ہوا تو خلق
مین بھی رسوائی ہوئی اور چھٹکارا بھی مشکل پڑا والحساب حق حساب ہی حق ہے

یہ کتاب اعمالون کی حساب کی واسطے بنی ہے حساب ہر چیز کا ہوگا مثلاً پوچھینگے کہ روزی کہان سے پیدا کی اور کہان خرچ کی وَالسُّؤَالُ حَقٌّ سوال اللہ تعالےٰ کا بندون سے حق ہے جناب پروردگار ہر ایک سے بنفسہٖ پوچھیگا کہ نعمتین جو ہمنے تمکو دین تھین وہ تمنے فلانی فلانی جگہہ خرچ کین ہمنے تم سے وہ حساب نکیا تمنے اوسکا بدلا وہ کیا جو ہمنے تمھین عبادت کا حکم کیا تمنے نا فرمانی کی پہلے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھینگے کہ وحی انبیاؤن کو کیونکر پہونچائی پھر لوح محفوظ سے پوچھینگے کہ تونے جو جبرئیل کو علم ہمارے دیے اوسکا شاہد کون ہے وہ کہے گی اسرافیل شاہد ہین پھر اسرافیل کو بلایا جائیگا وہ ہیبت سے حق کے ترسان لرزان حاضر ہونگے پھر پیغمبرون سے پوچھا جائیگا کہ ہمارے پیغام امتون کو کیونکر پہونچائے الغرض ہر ایک سے اوسکے مرتبے بموجب سوال ہوگا وہ سب ہیبت سے سوال ذوالجلال کے ترسان اور لرزان ہونگے کسیکو مجال دم مارنے کا نہوگا جب عبادت کا سوال درپیش ہوگا تو پہلے نماز کا احوال پوچھین گے کہ کیون نہ پڑھی اور اگر پڑھی تو احکام ارکان کیون نہ ادا کئے جب نوبت معاملات کی پہونچے گی تو پہلے خون کا قصہ رجوع ہوگا ہر ایک کا ظلم اور ستم احسان اور کرم سب پوچھا جائیگا ظالمون کی نیکیان سارے ستم رسیدون کو دیجائیگی جب اونسے بھی فیصلہ نہوگا تب مظلومون کی بدیان اونکے سر رکھین گے بالفرض اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ اوسے ستر نبیون کا ثواب ہو جب تک دعویدار کو اپنے راضی نکرے گا ہرگز جنت مین داخل نہوگا سارے حقدار جمع ہونگے کوئی کہیگا کہ خداوند امجھے اسینے گالی دی تھی کوئی کہیگا کہ میرا مال چھین لیا تھا کوئی کہیگا میرے سر مین یا میرے منہہ مین طپانچہ مارا تھا کوئی کہیگا مجھپر بہتان لیا تھا کوئی کہیگا میری غیبت کی تھی مگر جز و کل معاملہ سب رجوع ہوگا کوئی چیز باقی نرہیگی ہائے افسوس ایسا دن باہیبت درپیش ہے اور کسیکو اوسکی پروا نہین بحث ہے اور جدال ہے ہر طرح کا جھگڑا ہے اور ملال ہے دن تو طلب مین اور ہوس مین گذرتا ہے رات عیش و طرب مین یا فکر فردا مین جاتی ہے جسکو

دیکھو وہ یون مغرور رہے کہ جو مین سمجھتا ہون وہ کوئی جانتا نہین میرے برابر کوئی مخلوق
ہوا ہی نہین جتنی غفلت اور سرکشی زیادہ اوتنا دعوی عقلمندی کا زیادہ یہان تو راحت اور
غفلت ہے وہان حسرت اور ندامت ہے کبھی یہ خطرہ بھی نہین آتا کہ کوئی پوچھنے والا
ہے یہ جانتے ہین کہ اسیطرح مطلق العنان رہینگے جو فضل اوسکا دستگیری کرے تو تو
سب آسان ہے ورنہ حیف ہے کوئی صورت چھٹکارے کی نظر نہین آتی جب
وہ چاہے کہ فضل اپنا ظاہر کرے اور مدعیون کو راضی کرے تو کیا کریگا کہ جنت کو
آراستہ پیراستہ کر کے اونھین دکھاوے گا اور کہیگا کہ کوئی ایسا ہے جو اسکو خریدے
وہ کہیگا خداوندا ایسا کون شخص ہوگا جسکے پاس ایسی عجیب چیز کی قیمت ہوگی کسکا مقدور
ہے جو اسے خریدے تب حق عزّ و علا فرمائیگا کہ اسکی قیمت تیرے ہاتھ ہے جو تو چاہے
تو تجھے ملے پھر وہ عرض کریگا ایسی کیا چیز میرے پاس ہے جسکے بدلے بن یہ مکان
ہاتھ آوے تب اللہ تعالےٰ فرمائیگا یہ جو حق تیرا تیرے بھائی مسلمان پر ہے اگر تو اس سے
درگذرے تو یہ مکان ہم تجھے دیوین وہ راضی ہوگا اور دونون جنت مین چلے جائینگے
اوسکے فضل کے امیدوار رہا چاہیے اور عدل سے ڈرا چاہیے مومنون
سے حضرت حق سبحانہ تعالےٰ ایسے اشفاق سے سوال کرے گا کہ کوئی اوسکے احوال سے
واقف نہو گا روبرو اپنے بولائیگا آپ ہوگا اور وہ بندہ ہوگا فرمائیگا کہ جیسے مین نے
دنیا مین تیرے عیب ڈھانپے تجھے ویسے اب اپنے کرم سے بخشدیتا ہون س ۹
فضل اوسکا کرے ہے اپنا کام ٹھیک ڈرا وسکے عدل سے ہے مدام و الحوض
حق حوض کوثر حق ہے ایمان لایا چاہیے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کو ایک حوض عنایت کیا ہے کہ نام اوسکا کوثر ہے ایک مہینے کے
رستے برابر اوسکا طول ہے پانی اوسکا دودھ سے زیادہ سفید ہے مشک کی سی
اوسکی بو ہے جو کوئی ایکبار اوسکا پانی پیئے گا کبھی پیاس نہ لگے گی اوسکے اوپر پاس نور کے
اتنے بیشمار ہین جتنے آسمان کے تارے ساقی اوسکے حضرت جناب ولایت مآب علی
کرم اللہ وجہہ ہونگے حضرت علی نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ابوبکر کا دشمن ہے اوسے مین

ہرگز ایک قطرہ آب کوثر کا نہ دونگا والصراط حق پیٹھ پر دوزخ کے اللہ تعالے
قیامت کے دن ایک پل رکھیگا تیغ سے تیز تر مومن کافر اور فاسق اور مطیع نبی اور
ولی شاہ اور گدا سبکو اوسپے گذرنا ضرور ہے کوئی تو بجلی کیطرح ایک دم مین گذر جائیگا
کوئی ہوا کے مانند پار ہو جائیگا کوئی جیسے تیز گھوڑا چلتا ہے اسطرح قطع راہ کریگا کوئی
ڈگمگاتا ڈگمگاتا کوئی گھسٹتا ہوا گذریگا پاوٗن جو بہک گیا تو دوزخ مین جا پڑا غرض جو کوئی
یہان جتنا راہ راست پر دین کے ثابت قدم ہے وہ وہان بھی مضبوط ہے اور جیسے
یہان لغزش ہے اوسے وہان بھی لغزش ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہان
گذرنا مقرر ہے مگر وہ گذار کسطرح سکا ہے جیسے کسی خطرناک جگہہ پر سردار آپ کھڑے
ہو جاتے ہین تا ادنی و اعلی قوی ضعیف سب کی مددگاری کر کے بسلامت گذار دین
اوس جمال جان بخش کو اور اوس نور باسرور کو دیکھتے جائینگے اور وہ راہ سخت
قطع کرتے جائینگے تا وہ محنت اور سختی اوس نعمت عظمی کی آگے ناچیز ہو جاوے
اور وہ آفت کرامت ہو جائے دوزخ کہیگا جز یا مومن ان نورک اطفا لہبی یعنے
گذر جا جلدی اے مومن تیرا نور ایمان میری آگ کو بجھائے دیتا ہے والشفاعۃ
حق قیامت کے دن اوس سختی اور پریشانی مین شفاعت یعنی سفارش ہونا حق ہے
پہلے سب سے شفاعت کبرا ہے وہ خاص جناب پاک سرور انبیا والمرسلین محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے پھر بعد اوسکی جسکے جسکے حق مین اللہ تعالے چاہیگا
سفارش قبول فرمائیگا انبیا اور اولیا زاہد اور عابد ملائکہ اور عالم اپنے اپنے وابستون
کی حق تعالے سے اگر فرمان ہوگا تو سفارش کرینگے محل شفاعت کبری کا وہ ہے کہ جب زمین
سے سب اوٹھین گے تو ننگے اور بھوکے پیاسے تباہ حال ہون گے اپنے اپنے گناہونکی
شامت سے اور آفتاب کی گرمی سے موم کی طرح پگھل جائینگے اور ہول سے اوس مقام
کے کوئی کسی کیطرف کو مشغول نہوگا اپنی اپنی سبکو پڑی ہوگی سب کو دہشت اور
خوف خدا کا غالب ہوگا اپنے اپنے اعمال پر ہر ایک کو نظر ہوگی ادھر دوزخ ایکطرف
دہکتا ہوگا جنت ایک طرف کو مہکتا ہوگا رحمت کی امید ہوگی عمل کا ڈر ہوگا نہ دوست

کی دوستی رہیگی نہ دشمن کی دشمنی سب اپنے اپنے حال مین گرفتار ہونگے جب بہت مدت
اسی حال پر گذرے گی کہ نہ حساب ہوگا نہ کتاب ہوگا نہ کوئی کسیکی داد کو پہونچیگا
تب سب چاہین گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈھیے تو حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام
کے پاس سب ملکر جائینگے اور کہین گے ہم بالکل ہراس ہوکر تمہارے پاس آئے ہین کہ
تم ہم سبکے باپ ہو تمہین اللہ تعالے نے اپنا خلیفہ کیا اور اپنی روح تم مین پھونکی اور
سب فرشتون سے تمھین سجدہ کروایا سب اشیا کا تمکو نام بتلایا اب بہت عاجز ہین التجا
تمہارے پاس لائے ہین تم اللہ کریم سے ہماری سفارش کرو کہ اس بلا سے ہمین نجات
ہووے وہ کہین گے مین نے اللہ تعالے کی نافرمانی کی ہے کہ گیہون کھانے کو مجھے
منع کیا تھا مین نے کھایا اوسکی شرم سے میرا منہ نہین ہے کہ مین جناب آلہی مین کچھہ عرض
کرسکون تم نوح نبی پاس جاؤ تب وہ سب نوح نبی علیہ السلام کے پاس جائین گے اور
اپنا احوال سنائین گے وہ کہین گے کہ مین نے اپنی امت پر بددعا کی ہے یا کہین گے
اپنے بیٹے کے واسطے نادانستہ سوال کیا ہے اب تک مجھے شرم آتی ہے کہ کچھہ جناب
کبریائی مین عرض کرون تم ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ وہان جائینگے
وہ بھی ایساہی عذر کرینگے اور حضرت موسی کا حوالہ دینگے اور وہ حضرت عیسیٰ کے پاس
بھیجین گے الغرض ہر ہر نبی عالیشان اپنا اپنا عذر بیان کرینگے کسیکو مجال دم مارنیکی
اوس وقت نہوگی تب سب مایوس ہونگے پھر سب متفق ہوکر جناب فخر انبیا و سید الاتقیا
سرور کائنات خلاصۂ موجودات باعث ایجاد عالم فخر عالم و آدم محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وسلم پاس حاضر ہونگے اور اپنا عرض احوال کرین گے اور کہین گے آپکو اللہ
سبحانہ تعالے نے رحمت عالمیان کیا اور اپنے نام کے شامل آپکا نام جاری کیا اور
گناہ اگلے پچھلے سب بخش دیئے اب ہمین اس سے زیادہ تاب و طاقت نہین کوئی
ہمارا غمخوار نہین کوئی خریدار نہین کسیکو ہمارے حال پر نظر نہین کوئی ہمارے
درد سے خبر نہین آپ پاس آئے ہین امید شفاعت کی لائے ہین تب یہ سنکر آپ فرماینگے
کہ ہان یہ میرا کام ہے مین جناب کبریائی مین عرض کرتا ہون تب جناب احد برگزیدہ

حضرت صمدیت زیر عرش روبرو حضرت اقدس کے جا کر کھڑے ہونگے وہ مقام محمود جو
قرآن شریف مین اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہے وہ یہ مقام ہے تب آپ جناب
کبریائی مین سجدہ کرینگے اور ثنا کرینگے تب ارشاد ہوگا کہ اے حبیب میرے اے
بندہ خاص میرے کیا تیری خواہش ہے سو وہ عرض کر کہ وقت قبولیت کا ہے
تو سر سجدہ سے اوٹھائینگے اور اللہ تعالے کی ثنا کرینگے جو ثنا کہ اوس وقت تعلیم ہوگی
بعد ثناء اور تعریف کردگار کے شفاعت خلق کی عرض کرینگے تو ایک قسم کی گناہگار
بخشے جائین گے پھر دوسرا سجدہ کرین گے پھر حکم ہوگا کہ اے حبیب اوٹھا سر اور
عرض کر جو چاہئے دوسرے قسم کے گناہ گار بخشے جائین گے پھر تیسرا سجدہ کر کے
تیسری قسم کی بخشش ہوگی مگر وہ باقی رہ جائینگے جو بالکل کفر کے حال پر مرے ہین
اور اونکو حکم دوزخ کا ہمیشگی کے واسطے جاری ہوا ہے یہان سے معلوم ہوا کہ کسیکو
دوسرے کی منت اوٹھانی باقی نرہے گی عظمت اور شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اوس روز معلوم ہوگی حضرت حق سبحانہ تعالے فرمائیگا کہ اے دوست میرے
اے حبیب میرے اے بندہ خاص میرے سب آج کے دن میری رضا چاہتے ہین
اور مین تیری رضا چاہتا ہون عرض کر جو چاہئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جب تک ایک ایک شخص کی بخشش نہو گی مین راضی نہین ہونیکا وہ روز
روز محمدی ہے اور وہ جاہ جاہ محمدی ہے وہ مہمان ہین اور سب طفیلی ہین جب
مہمان عزیز ہوتا ہے تو طفیلی بھی عزیز ہوتا ہے کریم کو دونون کا پاس رہتا ہے
تجھے چاہئے کہ دل وجان سے محمد کا ہو پھر وہ جانے اور رب اوسکا دل مین اگر محبت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے بس وہ ہی شفاعت ہے اور وہی رحمت ہے کئی
شخص ہین کہ اونکے واسطے شفاعت خاص ہے ایک جسنے قبر شریف کی زیارت
کی ہے دوسرے جو درود کے پڑھنے کا ہمیشہ ورد رکھتے ہین تیسرے جو مدینہ
شریف کے رہنے والے ہین پھر اون کے سوائے جسکو جیسی نسبت ہے والجنۃ
حق والنار حق بہشت اور دوزخ کا ہونا یقینی ہے اور حق ہے یہ دونون مکان

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون کے لیے بنائے ہین اور بالفعل موجود ہین جنت بالائے آسمان ہے اور دوزخ زیر زمین ہے جنت مومنون کے واسطے ہے دوزخ کافرون کے واسطے حور اور قصور نہرین اور درخت میوہ دار طرح طرحکی نعمتین اور انواع الواع کے عیش وہان پیدا کیے ہین کہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے وہان ایسا ایسا ہے کہ نہ آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سُنا بلکہ کسی بشر کے دل پر ویسا خطرہ نہین گذرا جو یہان سے باایمان گیا ہے اوسے آخرکار بعد جزا سزا کے یا بغیر سزا کے محض فضل الٰہی سے وہ مکان بلاشک میسر ہوگا اور دوزخ مین عذاب ہے آگ ہے اور طوق ہے اور بیڑیان ہین طرح طرحکی سختیان اور عذاب اور مصیبتین ہین کہ اللہ تعالیٰ کسیکو نصیب نکرے یہ دنیا کی آگ بہ نسبت اوس آگ کے ستر درجے ٹھنڈھی ہے جو کوئی مومن گناہگار ہے اوسے بقدر گناہ کے دیکھکر پھر داخل بہشت کرین گے اور جو کافر ہے اوسے ہمیشہ ابدالآباد وہان سے رہائی نہین نعوذ باللہ منہا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا فِيْهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ایکبار جو اون پر شان فنا کی ہوکر باقی ہونگی پھر اونھین فنا نہین ہے بہشتی ہمیشہ بہشت مین رہین گے اور دوزخی مدام دوزخ مین وہان موت کو موت ہے ایمان سب باتون پر لانا چاہیے کہ قرآن سے اور حدیث سے ثابت ہے وَكُلُّ مَا اَخْبَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَاَحْوَالِ الْاٰخِرَةِ حَقٌّ جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے احوال سے قیامت کے اور نشانیون سے آخرت کے اور سوائے اوس کے خبر دی ہے وہ حق ہے اور بلاشبہہ اوسکا ہونا ہی چاہیے ایک بات ادنیٰ سی بھی جو پیغمبر نے کہی ہے اوسے سچ جاننا چاہیے اور اوسپر ایمان لائے جو کوئی ذراسی بھی بات کو جھوٹا ئے گا وہ کافر ہوگا اَلْاِيْمَانُ تَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ ایمان سچّا ننا ہے دل سے اور اقرار کرنا ہے زبان سے دل سے تو اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھین ان سب صفتون کے ساتھ جو بیان ہوئین اور پیغمبر بھیجا ہوا اوسکا اور بندہ خاص اور سچّا ہر بات مین جانیے بوجہ احوال قیامت کا

اور بہشت اور دوزخ اور قبر وغیرہ امورات دینی فرمائے ہین اوس سبکو حق جانیے
جو کوئی ایک ذراسی بھی بات کو پیغمبر کی جھوٹ جانیگا وہ کافر ہوگا اور ان باتون کا زبان
سے بھی اقرار کرین کہ ظاہر حکم مسلمانی کے جاری ہووین اصل ایمان تو دل کی حالت
کا نام ہے کہ سب باتین اسی دل مین سما جاوین کہ کسیطرح شبہہ نرہے اور اسی پر اللہ
تعالے سے دعا کرین کہ خاتمہ ہووے آخر دم تلک یہ بات ساتھہ ہو اگر تمام عمر اس
پر رہا اور نعوذ باللہ دم آخر دل مین یہ بات نرہی کافر ہوا بے ایمان جہان سے
گیا جو کوئی شخص ناچار ہو کہ زبان سے اقرار نکر سکتا ہو اوسے فقط تصدیق قلب ہی
بس کرتی ہے حاجت اقرار لسان کی نہیں کوئی گونگا ہے یا کافرون مین گرفتار ہے کہ
اقرار کرتا ہے تو ہلاک کر ڈالتے ہین یا کوئی جان کے ڈر سے کافرون کے سامنے
کلمۂ کفر کا کہے مگر دل مین اپنے اس بات پر ثابت ہو یا کوئی شخص دل سے ایمان
لایا اور ہنوز زبان سے قرار نہ کرنے پایا کہ موت آپہونچی یا زبان بند تھی بول نہ سکا
ان سب صورتون مین فقط تصدیق دل کی بس کرتی ہے ایک جاننا ہے اور ایک
ماننا ہے جاننا تو وہ ہے کہ بس معلوم کر لیا اور ماننا وہ ہے کہ دل مین سما جاوے
جیسے پانی مین رنگ یہود اور نصاریٰ سب جانتے تھے کہ یہ نبی ہین اگلی کتابون مین
خبر پڑھی تھی لیکن مانتے نہ تھے افعال حسنہ اور عمل صالح اصل ایمان مین داخل
نہین ہین بلکہ باعث کمال ایمان کا ہے اگر نیک کام کریگا تو ایمان کامل اور پورا
ہوگا اگر نکریگا تو ایمان ناقص ہے مثلاً ایمان کو ایک درخت سمجھے اور نیک عمل
اوسکے برگ اور ثمر جانئے جب پھل پھول نہو تو اوس درخت سے کیا فائدہ
مگر پھر بھی درخت بنا رہے اوسمین جو کوئی اوسے سنبھالے جائیگا البتہ وہ باقی
رہیگا اور اگر اوسکی کچھہ پروا نکریگا تو وہ خشک ہو کر ضائع ہو جائیگا اصل سے
بھی جب جاتا رہیگا تو نام نشان نرہا بالکل کم بختی ہی ہوئی وہو لا یزید ولا ینقص
وہ ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے بلکہ بہ تصدیق قلب اصل ایمان ہے
اور وہ ایک ہی ہے اعمال کو اوسمین دخل نہین ہے الایمان

وَالاِسلامُ وَاحِدٌ ایمان اور اسلام ایک ہی ہے جو مومن ہے وہ مسلم ہے لیکن ظاہر مین
ایمان تصدیق قلبی اور حال باطن کا نام ہے اور اسلام ظاہر کے احکام بجالانے کو کہتے ہین
لَا یَنبَغِی اَن تَقُولَ اَنَا مُومِنٌ اِنشَاءَ اللّٰہ تعالے علماؤن مین اختلاف ہے
کہ انا مومن انشاء اللہ تعالے کہنا چاہیے یا نہین یعنے ہم مومن ہین انشاء اللہ یعنے
اگر چاہا ہے اللہ تعالے نے علماء مذہب حنفیہ کے منع کرتے ہین اور علماء
مذہب شافعیہ کے جائز رکھتے ہین مگر اصل یہ ہے کہ اگر بسبب شک کے کہے
تب تو جائز نہین ہے اور اگر تبرکاً بنام الٰہی تعالے کے کہین یا احوال خاتمہ معلوم نہین
کہ کیسا ہوگا اس سبب سے کہین تو روا ہے اِیمَانُ البَاسِ غَیرُ مَقبُولٍ
ایمان باس کا قبول نہین ہے باس کہتے ہین شدت اور عذاب الٰہی کو جس وقت
نزع ہوتی ہے تو احوال غیب کا ظاہر ہوجاتا ہے بہشت اور دوزخ سب کھل جاتا ہے
اوس وقت کا ایمان قبول نہین ہے کہ غیب پر ایمان چاہیے اب غیب نرہا پیغام
اللہ تعالے کے اور رسالت نبی کا کچھ کام نرہا ایمان اختیاری نہوا بلکہ ایمان
اضطراری ہوا ایسا تو قیامت کے دن بھی کافر کہین گے کہ ہمین دنیامین
بھیجین تو ہم جاکر نیک کام کرین اور مسلمان ہو وین اس ایمان کا اونکو کیا فائدہ
اور اوس وقت کے توبہ مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک توبہ نزع کی
قبول ہے بعضون کے نزدیک بے فائدہ ہے وَالکَبِیرَةُ لَا تُخرِجُ المُومِنَ
مِنَ الاِیمَانِ گناہ کبیرہ مومن کو ایمان سے نہین نکالتا خارجی کہتے
ہین کہ مومن گناہ کبیرہ سے کافر ہوجاتا ہے شرع شریف مین مومن دو قسم پر
مقرر ہوے ہین ایک مومن مطیع ایک عاصی یعنے فرمانبردار اور گنہگار اور گناہ
کی بھی دو قسمین ہین ایک صغیرہ ایک کبیرہ جسپر شرع مین حد آئی ہے اور ڈرایا ہے
اوسے کبیرہ کہتے ہین اوسکے سوا جو ہے سو صغیرہ ہے پھر اگر چھوٹے کو ہلکا
اور اوسکی کچھ پروا نرکھے تو وہ بھی کبیرہ ہوجاتا ہے مومن ہر چند گناہ کرے ایمان
اوسکا جڑ سے نہین جاتا ایک چوری خونِ ناحق لواطت زنا مال یتیم کا ناحق کھانا

ماں باپ کو ایذا دینا اپنے سے دو گنے کافروں سے بھاگنا جو حرم میں منع ہے سو کرنا
جانداروں کو آگ میں جلانا بیاز کھانا شراب پینا سور کا گوشت کھانا گواہی جھوٹی
بھرنا رستہ لوٹنا روزہ کھانا جھوٹی قسم کھانا بے عذر شاہدی نہ پہونچانا نماز اور
زکوٰۃ چھوڑ دینا نماز بے وقت پڑھنا خویشوں سے خویشی کاٹنا مسلمانوں سے
لڑائی کرنا اصحابوں کو گالیاں دینا مال رشوت سے حاصل کرنا امر معروف
اور نہی منکر کو بشرط مقدور چھوڑ دینا خدا تعالےٰ کی بخشش سے
ناامیدی اور اوسکے عذاب سے بے پروائی مرد اور عورتوں کے بیچ میں
لڑائی لگانا کہ جدائی ہو جاوے قرآن یاد کرکے بھولجانا عورتوں پر شوہروں کا
ظلم کرنا عورتوں بے شوہروں کا خلاف چلنا حافظوں کو اور عالموں کو ذلت دینا
اونکی حقارت کرنا عورتیں جو عصمت والیاں ہیں اونھیں گالیاں زنا کی دینا یہ
سب گناہ کبیرہ ہیں اس سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے کہ سبب عذاب کا ہے
حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو اوسکے دل پر
سیاہ نقطہ پڑتا ہے پھر جو وہ ویسے ہی میں توبہ کرتا ہے تو وہ صاف ہو جاتا ہے
اگر اوسنے توبہ نکی تو وہ نقطہ ویساہی رہ جاتا ہے اور پھیلنے لگتا ہے
یہاں تک کہ سارے دل کو گھیر لیتا ہے جب ایسے متصل گناہ ہوتے
جاتے ہیں ایک پر ایک نقطہ کالا پڑتا جاتا ہے ظلمات بہم جمع ہو کر دل
سارا گھیر لیتی ہے دل میں بالکل اندھیرا ہو جاتا ہے جہاں دل کی روشنی گئی
نیک خطرہ آنیکا رستہ بند ہوا کوئی اچھی بات اور کسیکی نصیحت بالکل دل میں
جگہہ نہیں کرتی خوف خدا کا دل سے اوٹھ جاتا ہے نور ایمان کا بجھنے لگتا ہے
کفر نزدیک ہونے لگتا ہے پہلے آدمی شبہہ میں پڑتا ہے پھر اوسکے بعد
مکروہ کیطرف آتا ہے پھر آگے حرام ہے یہاں تک تو حد ایمان کی ہے آگے
کفر ہے جب تک حلال پر کفایت کریں تب تک سب سے محفوظ رہیں
ایمان سلامت رہے اہل الکبائر من المومنین لا یخلدون فی النار و

اِنْ مَاتُو بِغَیرِ تَوْبَۃٍ کبیرہ کرنے والا اگر ایمان سے مرا ہے تو وہ دوزخ مین ہمیشہ
نرہیگا اگر اللہ تعالے چاہے تو اوسے یونہین معاف کردے اگر چاہے کچھ دنون
موافق گناہون کے دوزخ مین رکھکے صاف کرے پھر جنت مین داخل کرے
جسکے دل مین ایک ذرہ بھی ایمان ہوئیگا وہ آخر کو بہشتی ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا
یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ تحقیق اللہ تعالے شرک کو
تو نہین بخشیگا اوسکے سوا سب کو بخشیگا پھر چاہے بے سزا بخشے چاہے سزا
دیکے ڈر اوسکے عدل کا ہے اور امید اوسکے فضل سے ہے وَیَجُوْزُ الْعِقَابُ
عَلَی الصَّغِیْرَۃِ صغیرہ پر یعنے چھوٹے گناہ پر عذاب جائز ہے جیسے اللہ تعالے
مختار ہے کہ بڑے پر عذاب نکرے ویسے ہی مختار ہے اگر چاہے تو چھوٹے ہی پر
عذاب کرے آدمی کو چاہیے کہ چھوٹے گناہ کو چھوٹا نہ سمجھے گناہ کی خوردی کو نہ
دیکھے اللہ تعالے کی بزرگی کو دیکھے کہ کس ذات پاک عالی کا گناہ کرتا ہے
اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَرْسَلَ رُسُلًا مِّنَ الْبَشَرِ اِلَی الْبَشَرِ مُبَشِّرِیْنَ وَ
مُنْذِرِیْنَ مُبَیِّنِیْنَ لِلنَّاسِ مَا یَحْتَاجُوْنَ مِنْ اُمُوْرِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا
اللہ تعالے نے رسول اپنے بندون پر بھیجے اونکی جنس سے یعنے بشر طرف بشر کے
آئے وہ رسول کہ خوشخبری دینے والے فرمان بردارون کو اور ڈرانے والے گناہ گارون
کو ظاہر کرنے والے اون چیزون کے کہ جن جن کے یہ محتاج ہین دنیا مین اور آخرت
مین جو جو ضرور تھا وہ سب اللہ تعالے نے اونھین الہام اور وحی کی اونھون نے
ہمین تعلیم کیا اور سکھایا کفر اور اسلام عذاب اور ثواب دوزخ بہشت بھلا برا سب اونکے
سبب سے معلوم ہوا جب اون نبیون نے دعوت کی اللہ تعالے نے اونھین
معجزون سے مدد فرمائی تاکہ اونکا سچ ظاہر ہو معجزہ اوسے کہتے ہین جو عادت کے
خلاف ہو جیسے حیوانون کا کلام کرنا اور سنگ اور درخت کا سلام کرنا
اَوَّلُ الْاَنْبِیَاءِ اٰدَمُ وَاٰخِرُھُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی
جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ پہلے سب سے آدم صفی علیہ السلام نبی ہین اور آخر سب سے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب دین کا کام تمام ہوا حاجت نبوت کی نرہی اب جو کوئی دعوی
کرے وہ کافر ہے اور اوسکا قتل روا ہے وَالْاَوْلٰی لَا تَعْیِیْنَ عَدَدِ ہِمْ
بہتر وہ ہے کہ انبیاؤن کے عدد مقرر نکرین یون نہ کہین کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار
ہین بلکہ یون کہین کہ جتنے اللہ کے رسول ہین اون سب پر مین ایمان لایا ہون ایک
لاکھ اور کئی ہزار ہین بعضونکا اللہ تعالے نے ذکر کیا ہے اور بعضون کا نہین
کیا ایک سکندر اور لقمان کی نبوت مین اختلاف ہے ولایت دونون کی مقرر ہے
اور عورت کوئی نبی نہین ہوئی کُلُّهُمْ كَانُوْا مُبَلِّغِيْنَ صَادِقِيْنَ
مَعْصُوْمِيْنَ غَيْرَ مَعْزُوْلِيْنَ اور وہ سب پہونچانے والے تھے اور سچے تھے
جو اونھون نے بیان کیا وہ خدا ہی کا فرمان تھا اپنی طرف سے کچھہ بنا کر نہین
کہتے تھے جو حکم تھا خدا تعالے کا وہ اونھون نے حکم کیا اور جو منع کیا
ہوا تھا وہان سے وہ منع کیا سب گناہون سے وہ پاک ہین نہ صغیرہ اونسے
ہوا ہے نہ کبیرہ اللہ تعالے کے فرمان کو بھول نہین جاتے نہ اوسمین کم کرتے
ہین نہ زیادہ کرتے ہین اونکا جو مرتبہ ہے نبوت کا وہ اون سے موقوف نہین
ہوتا موے کے بعد بھی نبوت اونکی بحال رہتی ہے اپنے اپنے مزار مین سب
زندہ ہین اور ون کی طرح سے مُردہ نہین ہین اسی جسم سے موجود ہین موت
اونکے حق مین انتقال مکان ہے اور یہی خاتمہ کا اونکو کچھہ خطر نہین ہے وہ
سب ظاہر اور مطہر تھے کسیطرح کے امر بد کی اونکی طرف نسبت نہ کیا چاہیے
اَفْضَلُ الْاَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
افضل سب آدمیون سے پیغمبر ہین پھر اون پیغمبرون مین افضل محمد عربی صلی اللہ
علیہ وسلم ہین ابیات احمد مجتبے ولیل سبل ؛ افضل الانبیاء
وختم رسل ؛ جو نہوتا جہان مین اوسکا ظہور ؛ تو نہوتے جہان مین حور و قصور ؛
کچھہ زمین و زمان سے تھا نہ نشان ؛ تھے محمد جب ہی رسول زمان ؛
نور سے حق کے نور ہے اوسکا ؛ جملہ عالم ظہور ہے اوسکا ؛

علم و اخلاق و معجزے جو جو کہ اگلے نبیون کے تھے ملے اونکو سر سے پاؤں
تلک سراسر ناز حرکت اور سکنت اوسکی سب اعجاز اوسکی ٹھوکر ہو اور
امیر کا سر ناز و انداز اوسکے دیکھو پھر اور اگر اوسکے در پہ مر جاوے
فخر اہل جہان یہ کر جاوے کاش ہو جاوے اوس گلی مین خاک پھر حساب و
کتاب سے ہے پاک ہے یہ مدت سے آرزو دل کی خاک طیبہ مین ہووے
خاک ملی **هُوَ مَبْعُوثٌ اِلٰی کَافَّةِ الْخَلْقِ** وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
ساری خلق پر نبی ہین کیا جن اور انس کیا ملایک اور شیطان کیا درخت اور سنگ
کیا زمین اور آسمان جو جو شے اللہ تعالے کی مخلوق ہے وہ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کی امت ہے وہ مطیع ہین اللہ عز شانہ کے اور ساری خلق اونکی
مطیع ہے **شَرِیْعَتُہٗ اَکْمَلُ الشَّرَائِعِ وَدِیْنُہٗ نَاسِخُ الْاَدْیَانِ**
جب وہ حضرت ذات پاک سب سے بزرگ ہین شریعت بھی اونکی سب
شریعتون سے کامل تر ہے اور دین اونکا سب دینونکا قطع کرنے والا ہے
جتنی شریعتین اور دین اگلے تھے وہ سب اس دین سے موقوف ہوے
اُمَّتُہٗ خَیْرُ الْاُمَمِ امت اونکی سب امتون سے افضل ہے یہ علم اور فضل جو اس
امت مین ہے وہ اگلی امتون مین نہ تھا ایک ایک ولی ایسا ایسا گذرا ہے کہ انبیاء
بنی اسرائیل کے موافق کرامات اوسکی ظاہر ہوئین اور تا قیامت باقی رہیگا۔
وَمِعْرَاجُہٗ فِی الْیَقْظَةِ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ اِلٰی مَا شَاءَ اللّٰہُ معراج اونکی
جاگتے مین ہوئی ہے آسمان تلک پھر جہان اللہ تعالے نے چاہا یہان آزمایش
ہے ایمان کی کہ ظاہر مین عقل اس بات کو نہین چاہتی بیان معراج کا یون ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم امہانی جو حضرت کی پھوپھی تھین اونکے گھر مین تشریف
رکھتے تھے رات کا وقت تھا خلق سب سوتی تھی جبرئیل امین جو فرشتے وحی کے
ہین وہ آئے اور براق سواری کے واسطے لائے پیغام جناب کبریائی کا پہونچایا
کہ سماوات پر بولایا ہے سارے ملائک مقرب بہشت و دوزخ مہر و ماہ سب حضرت

کی قدم بوسی کے انتظار مین تھے آپ بموجب حکم آلہی کے اوسی اپنے بدن سے کہ وہ ہماری جانون سے پاک تر تھا اوس سواری پر سوار ہوئے جبرئیل امین ہمراہ رکاب مسجد اقصی مین کہ بیت المقدس اوسے کہتے ہین تشریف لیگئے وہان سارے انبیا اگلے انتظار مین آپ کے جمع تھے سب نے تعظیم کی اور تحیت بجالائے آپ کو امام کیا اور سب مقتدی ہوئے ایک دوگانہ ادا فرمایا اور اوسی سواری پر سوار ہوئے ساتون آسمانون کی سیر کی جو جو عجائبات اللہ تعالے کے تھے اونھین دیکھہ کے اہل آسمان شادان اور فرحان ہوئے ہر ایک استقبال بجالایا بہشت اور دوزخ ملاحظہ فرمایا مالک اور رضوان نے تعظیم کی اور سر اطاعت کا جھوکا دیا جب درخت سدرۃ المنتہی کے اودھر تشریف لیجانے لگے جبرئیل وہان رہگئے سدرۃ المنتہی ایک درخت کا نام ہے کہ وہ عقل بشر کی حد ہے اوسکے پرے کسیکو گذار نہین جبرئیل ہمراہی سے جب رہنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم مجھے اکیلا چھوڑ کر کیون رہے جاتے ہو اونھون نے عرض کی کہ یہ رتبہ اور منصب اللہ تعالے نے آپہی کو عطا کیا ہے میرا مقدور نہین ہے کہ اپنے مقام سے ایک اونگل بھی آگے بڑھون تو تجلی سے تھرکے میرے پر و بال جل جاوین وہان دمبدم غیب سے آواز آتی تھی کہ اے حبیب میرے اے دوست میرے اے بندۂ خاص میرے آگے آ اور آگے آ مین نے اپنا عرش عظیم تیرا فرش کیا ہے موسے کو جب وادی ایمن مین بولایا تو حکم کیا کہ نعلین نکال ڈال اور یہان تجھے ارشاد ہوتا ہے کہ نعلین تیری اس عرش کا فخر ہے الغرض مکان سے گذر کے لامکان کو پہونچے انھین آنکھون سے حضرت حق کو دیکھا اور بات کی بیت انھین آنکھون سے روی حق دیکھا سب خدائیکا کھل گیا لیکھا ٭ ہوگئے غرق کبریائی کے ٭ اے مین قربان اس خدائی کے ٭ دوست پر دوست جب نثار ہوا ٭ دل شیدا کو تب قرار ہوا ٭ جو کہ ہجران کے غم اوٹھاویگا ٭ وہ مزے وصل کے اوڑاویگا ٭

رب کا بے پردہ وہاں کلام سنا ؛ بن میاں جی کے وہاں پیام سنا ؛ یہ ملا حق سے
تحفۂ دم ساز ؛ کہ پڑھیں رات دن میں پانچ نماز ؛ دیکھ سکے ملکے سنکے جب
آئے ؛ خواب کے پڑے گرم سب پائے ؛ سنکے ہمیں جو کوئی شک لاوے ؛
مومنوں میں جگہ وہ کب پاوے ؛ وَاَصْحَابُہٗ خَیْرُ الْاُمَمِ صحابہ پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کی ساری امت سے بہتر ہیں جسنے اسلام کے حال میں آپ کو دیکھا اور کچھ
تھوڑا سا بھی مجلس میں آپکے بیٹھا اوسے اصحابی کہتے ہیں وہ شخص ساری امت
سے افضل ہے اور بہتر ہے جو جو زیادہ صحبت میں رہے ہیں وہ خاص ہیں جسکو
جتنی حضرت سے نزدیکی اور قربت زیادہ اوسکی فضیلت زیادہ کی ہے غوث ہو
یا قطب ہو اصحابوں کی فضیلت کو نہ پہونچے کا صحابہ کا ثواب بسبب دیدار
مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے زیادہ ہے واقعی کون سی دولت اور کرامت
اونکے دیدار سے زیادہ ہوگی کسی طرح کا سعادت اور بزرگی دیدار کو اور صحبت کو جناب
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں پہونچتی پھر اون سب اصحابوں میں چار یار با وقار
ذوی الاقتدار رضی اللہ عنہم افضل ہیں اونکے ثواب کو اور فضل کو کوئی نہیں پہونچتا
دو اون میں حضرت کے سسر ہیں دو داماد ہیں حضرت ابی بکر اور حضرت عمر رضی
اللہ عنہما سسر ہیں حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما داماد ہیں یہ چاروں حضرت کے
وزیر تھے اکثر مہمات دین کی اون سے مصلحت کی جاتی تھیں اور سب طرحکے کام میں
آپکے شریک اور جان نثار تھے کسیکو انمیں سے اپنی جان اور مال سے دریغ نہ تھا
جس چیز پر جو حکم ہوتا ہرگز چون و چرا نکرتے کمر خدمت کی مضبوط باندھے تھے اور سر بندگی
کا آستانے پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دھر دیا تھا جو آپ کی رضا تھی وہ ہی
اونکی رضا تھی جسمیں آپ کی خوشی تھی وہ ہی اونکی خوشی تھی اپنے نفس کی
خواہش بالکل موقوف کر دی تھی اَفْضَلُہُمْ عَلٰی تَرْتِیْبِ الْخِلَافَۃِ ؛
وَالْمُرَادُ بِالْفَضِیْلَۃِ اَکْثَرِیَّۃُ الثَّوَابِ پھر چاروں میں افضلیت
بطریق خلافت کے ہے کہ پہلا خلیفہ دوسرے سے افضل ہے اہل سنت

یہ ہی اعتقاد ہے و بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل سب آدمیون کے حضرت ابی بکر
صدیق رضی اللہ تعالے عنہ ہین کہ وہ پہلے خلیفہ ہین اونکے بعد حضرت عمر رضی اللہ
عنہ دوسرے خلیفہ ہین وہ اونکے بعد افضل ہین ان دونون صاحبون کی افضلیت
ہین تو اسطرح سبکا اتفاق ہے اونکے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہین اونکے
بعد حضرت جناب ولایت مآب علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ ہین ان دونون مین اختلاف ہے
بعضے کہتے ہین حضرت عثمان حضرت علی پر افضل ہین بعضے کہتے ہین حضرت علی حضرت
عثمان پر افضل ہین اور بعضون کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ دونون صاحب برابر ہین یہ سب اپنے اپنے
حق پر تھے کوئی انمین سے ایک ذرہ زیادتی کرنے والا نہ تھا حضرت جناب ولایت مآب علی
کرم اللہ وجہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر
حسنین کے باپ نفس رسول کے حضرت نے اونکے حق مین فرمایا ہے کہ خون تیرا خون
میرا ہے اگر انمین سے کوئی ظالم ہوتا اور غیر حق پر ہوتا تو کیونکر ایسا شخص عالیشان اونکے
ساتھ رہتا اور ہر امر مین شریک ہوتا جو شیر حق ہوگا وہ غیر حق کسکے آگے سر جھکاویگا
رافضی کی عقل کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ علی کرم اللہ وجہہ کی شان کو کم کرتا ہے کہ کہتا ہے
تقیہ سے اور ڈر سے اون لوگون کا ساتھہ کیا اور خلافت کا دعوی نکیا اپنا حق اور ونکو
دے دیا بھلا انصاف کرو جو اپنا حق ڈر کے مارے اورونکو دے دے وہ شیر حق کیونکر
کہلایا جاوے بزدل ہو سو تقیہ کرے جو شیر خدا ہو وہ بھلا کس سے ڈرے اگر خلافت
غیر حق ہوتی اور حضرت علی کو اوسکا لینا مقرر منظور ہوتا تو کوئی ہرگز مقابلہ نہ کر سکتا
رافضی کی یہان عقل باطل ہو گئی وہ حکمت سے اللہ تعالے کے غافل ہے
نہین جانتا کہ جسطرح حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوئی اسیطرح
جناب ولایت مآب پر خلافت ختم ہوئی خلافت ہر ایک خلیفہ کی اجتماع امت سے
ثابت ہوئی ہے جب سارے اصحابون نے جمع ہو کر بیعت کی تب خلیفون نے
خلافت کی اجتماع امت دلیل قطعی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
یہ امت میری جو خیر الامم ہے ہرگز ضلالت پر اور گمراہی پر جمع نہوگی افضلیت سے

یہان مراد اللہ تعالے کے پاس ثواب ہے اونھون نے جو وہیں ہین جدو کد زیادہ
کی ہے اونکا ثواب بھی اللہ کے نزدیک بڑا ہوگا ظاہر تو یہ ہے پھر آیندہ اللہ تعالے
کریم ہے اور مالک ہے اوسپر کوئی چیز واجب نہیں ہے چاہے تو بڑی چیز کو چھوٹی
کردے اور اوسکا ثواب کم کردے اور چاہے تو چھوٹی چیز کو بڑا کردے اور اوسکا
ثواب زیادہ کردے اَلْبَاقِیْ مِنْ عَشَرَۃٍ مُبَشَّرَۃٍ باقی عشرہ مبشرہ ہین جو چھہ ہین
وہ انکے بعد افضل ہین عشرہ مبشرہ اونھین کہتے ہین کہ دس اصحابون کو آپنے
بہشت کی بشارت دی ہے وہ بہشتی قطعی ہین یعنے اونمین سے چار کا بیان
ہوا باقی چھہ رہے نام اونکا ابو عبیدہ ابن الجراح سعید ابن سعد ابن ابی
وقاص عبد الرحمن ابن عوف زبیر ابن عوام طلحہ ابن زبیر اور چار خلیفہ ان دسون
کے حق ہین آپنے بہشت کی بشارت دی ہے وہ بہشتی یقینی ہین اور اور بھی انکے سوا
ہین کہ اونکے واسطے بشارت دی ہے لیکن یہ آپ کے اقربا ہین اور ایک حدیث
ہین انکا نام آیا ہے اسواسطے عشرہ مبشرہ مشہور ہوے ہین فَاَہْلُ بَدْرٍ بعد
اس عشرہ مبشرہ کے اہل بدر افضل ہین تین سو تیرہ اصحاب بدر تھے اون سب
کے حق ہین ارشاد ہوا ہے کہ یہ بہشتی ہین بدر ایک گاؤنکا نام ہے مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ کے درمیان پہلے لڑائی اسلام ہین وہان ہوئی ہے وہ جو لوگ حضرت
کے پاس رکاب اوس لڑائی ہین تھے اونھین اہل بدر کہتے ہین اونکا اللہ تعالے
کے نزدیک بڑا رتبہ ہے تین سو تیرہ یہ لوگ تھے اور کفار قریش کے ہزار سے
کچھہ کم تھے ابو جہل اونکا سردار تھا لڑائی بہت سخت ہوئی مسلمانون نے بڑی جان بازی
کی کافرون کو ہزیمت دی ابو جہل مارا گیا اور بہت سے کافر مارے گئے اور بہت سے
لوٹے گئے بہت سے قید ہوے وہ جو قیدی ہوے تھے وہ کچھہ کچھہ اپنی طرف سے
فدیہ دیکر چھوٹے فَاَہْلُ اُحُدٍ بعد اہل بدر کے اہل احد افضل ہین انکے واسطے
بھی بہشت کی بشارت ہے مدینہ شریف سے دو کوس کم و بیش ایک پہاڑ ہے اوسکا
نام احد ہے وہان ابو سفیان کافرون کی فوج کا سردار ہو کر آیا تھا بڑی سخت لڑائی

سےہوئی مسلمانون پر اوس دن بہت محنت پڑی اور دندان مبارک مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس معرکے مین شہید ہوا اور ستّر مسلمان درجہ شہادت کو پہونچے حضرت حمزہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا بھی اوسی لڑائی مین شہید ہوے فاہل بیعت الرضوان

بعد اونکے اہل بیعت الرضوان کو فضل ہے وہ بھی بموجب قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بہشتی ہین سات سو کئی تن تھے حضرت جب عمرہ اداکرنیکو تشریف لے گئے مکّہ مین داخل ہونیکو کافرون نے منع کیا حضرت عثمان کو بھیجا کہ جاکر سوال جواب کرین اتنے مین خبر اڑی کہ حضرت عثمان کو کافرون نے مار لیا ساتھ کے لوگون کو بلاکر سیر ایک سی لڑائی کے واسطے بیعت لی سب نے دل وجان سے قبول کیا پھر اتنے مین حضرت عثمان زندہ آئے صلاح ہوگئی

الفاطمۃ سیدۃ النساء والحسن والحسین سید اشباب اہل الجنۃ

حضرت خاتون قیامت فاطمہ زہرہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہا سب جنتی بی بیون کی سردار ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت خدیجۃ الکبرے رضی اللہ عنہا محل خاص حضرت کی یہ سب عورتون سے افضل ہین سوم مادر عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام اور آسیہ زن فرعون یہ بھی افضل ہین کہ ان سب کے باب مین بشارت بہشت کی آئی ہے مگر حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا ان سب سے بلکہ سارے عالم کی عورتون سے افضل ہین بعضے علما کہتے ہین کہ فضل حضرت عائشہ کا حضرت فاطمہ پر اسواسطے ہے کہ عائشہ بہشت مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہونگی اور فاطمہ حضرت علی کے پاس اور مکان حضرت علی کا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ سے کم ترتبہ مین ہوگا مگر اسکا اسطرح جواب دیا گیا ہے کہ حدیث مین آیا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو فرمایا ہے کہ مین اور تو اور علی اور حسن اور حسین ایک مکان مین ہونگے حضرت عائشہ مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین خدیجہ افضل ہین بعضے کہتے ہین عائشہ افضل ہین مگر خدیجہ بسبب نسا تھین حضرت کے نزدیک بعد اونکے عائشہ تھین پس فضیلت بھی اسیطرح ہوگی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما سب سے افضل ہین کہ حسب اور نسب جو اونکا ہے وہ کسیکا

بیعت کو بیعت ... ۱۲۱۲ ۱۲

نہین جلتے جنت کے جوان ہونگے اون سب کے یہ سردار ہونگے شرف ذات اور پاکی
جوہر اہل بیت نبوی کے واسطے ثابت اور مقرر ہے وہ کسیکو نہین سب جگر پارۂ
رسول ہین اور لخت دل بتول ہین اللہ کریم کے مقبول ہین یہ سب سے افضل ہین اور
سب مفضول ہین وَالْخِلَافَةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ثَلٰثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ بَعْدَہَا مُلْکٌ وَّاِمَارَۃٌ بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
تیس برس تلک خلافت کا حکم تھا آگے اوسکے ملک داری ہے اور بادشاہی ہے جب
جناب خاتم الخلفا حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ شہید ہوے چھہ مہینے تیس برس
مین باقی تھے وہ حضرت امام حسن مجتبے رضی اللہ تعالے عنہ نے پورے کیے اور
امیر معاویہ سے صلاح کر کے اسیواسطے وہ امر سونپ دیا اسکے خلافت نہین
نہین ہے بادشاہت ہے سو منظور نہین خلافت اس خاندان عالی شان پہ تمام
ہوئی وَیَکُفُّ ذِکْرُ الصَّحَابَۃِ اِلَّا بِالْخَیْرِ طریق اہل سنت جماعت کا یہ ہے
کہ ذکر اصحابون کا سوا خیر کے نکرین جتنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
ہین اونکی خدمت مین ادب ہی سے رہا چاہیے اونمین سے کسو سے جو کچھ امر ایسا
کہ اونکے لائق نہ تھا بسبب بشریت کے ہوگیا اوسے سنا نہ سنا جانا چاہیے اودھر سے آنا کانی
دیکر نظر حضرت کی صحبت پہ رکھا چاہیے یہ ایک ایسا امر عظیم اونکے نصیب ہوا ہے
کہ اوسکے آگے سب باتین ناچیز ہین صحبت پیغمبر کی ساری اس عیب کے واسطے اکسیر
اعظم ہے اونکی شان مین آیاتین قرآن شریف کی اور احادیث نبی کی بہت سی وارد
ہوئین ہین صحبت تو اونکی آپکے ساتھہ یقینی ہے اور یہ قصے خالی کمی زیادتی سے نہین
ایسا جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایذا میرے اصحابون کی میری
ایذا ہے اور میری ایذا خدا ے عزوجل کی ایذا ہے اور فرمایا ہے کہ اصحاب میرے
مانند ستارون کے ہین اونمین سے جسکی اقتدا کروگے راہ راست پاؤگے پس
یہان سے معلوم ہوکہ امیر معاویہ اور اونکے سواے جو جو اصحاب ہین کہ اون سے
کچھہ کچھہ قصور ہوگیا ہے طعن اور لعن اون پہ نکرین کہ یہ فعل بد خالی خطر کیسے نہین ہے

سبوی مسلمانوں پر اوس دن بہت محنت پڑی اور دندان مبارک مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس معرکے مین شہید ہوا اور ستّر مسلمان درجہ شہادت کو پہونچے حضرت حمزہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا بھی اوسی لڑائی مین شہید ہوئے فاہل بیعت الرضوان بعد اونکے اہل بیعت الرضوان کو فضل ہے وہ بھی بموجب قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بہشتی ہین سات سو کئی تن تھے حضرت جب عمرہ ادا کرنیکو تشریف لے گئے مکہ مین داخل ہونیکو کافرون نے منع کیا حضرت عثمان کو بھیجا کہ جا کر سوال جواب کرین اتنے مین خبر اڑی کہ حضرت عثمان کو کافرون نے مار لیا ساتھ کے لوگون کو بلا کر ہر ایک سے لڑائی کے واسطے بیعت کی سب نے دل و جان سے قبول کیا پھر اتنے مین حضرت عثمان زندہ آئے صلاح ہو گئی

اَلْفَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ النِّسَاءِ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ

حضرت خاتون قیامت فاطمہ زہرہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہا سب جنتی بی بیون کی سردار ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت خدیجۃ الکبرے رضی اللہ عنہا محل خاص حضرت کی یہ سب عورتون سے افضل ہین سوم مادر عیسی علی نبینا و علیہ السلام اور آسیہ زن فرعون یہ بھی افضل ہین کہ ان سب کے باب مین بشارت بہشت کی آئی ہے مگر حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا ان سب سے بلکہ سارے عالم کی عورتون سے افضل ہین بعضے علما کہتے ہین کہ فضل حضرت عائشہؓ کا حضرت فاطمہؓ پر اسواسطے ہے کہ عائشہؓ بہشت مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہونگی اور فاطمہؓ حضرت علیؓ کے پاس اور مکان حضرت علی کا حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ سے کم مرتبہ مین ہوگا مگر اسکا اسطرح جواب دیا گیا ہے کہ حدیث مین آیا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو فرمایا ہے کہ مین اور تو اور علیؓ اور حسنؑ اور حسینؑ ایک مکان مین ہونگے حضرت عائشہؓ مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین خدیجہ افضل ہین بعضے کہتے ہین عائشہ افضل ہین مگر خدیجہ بسبب نساءؤ مین حضرت کے نزدیک بعد اونکے عائشہ تھین پس فضیلت بھی اسیطرح ہوگی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما سب سے افضل ہین کہ حسب اور نسب جو اونکا ہے وہ کسیکا

نہین جلتنے جنت کے جوان ہونگے اون سب کے یہ سردار ہونگے شرف ذات اور پاکی
جوہر اہل بیت نبوی کے واسطے ثابت اور مقرر ہے وہ کسیکو نہین سب جگر پارۂ
رسول ہین اور لخت دل بتول ہین اللہ کریم کے مقبول ہین یہ سب سے افضل ہین اور
سب مفضول ہین **وَالْخِلَافَۃُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ**
سَلَّمَ ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ بَعْدَہَا مُلْکٌ وَّ اَمَارَۃٌ بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
تیس برس تلک خلافت کا حکم تھا آگے اوسکے ملک داری ہے اور بادشاہی ہے جب
جناب خاتم الخلفا حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ شہید ہوے چھہ مہینے تیس برس
مین باقی تھے وہ حضرت امام حسن مجتبے رضی اللہ تعالے عنہ نے پورے کیے اور
امیر معاویہ سے صلاح کرکے اسیواسطے وہ امر سونپ دیا کہ آگے خلافت نبوی
نہین ہے بادشاہت ہے سو منظور نہین خلافت اس خاندان عالی شان پر تمام
ہوئی **وَیَکُفُّ ذِکْرُ الصَّحَابَۃِ اِلَّا بِالْخَیْرِ** طریق اہل سنت جماعت کا یہ ہے
کہ ذکر اصحابون کا سواے خیر کے نکرین جتنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
ہین اونکی خدمت مین ادب ہی سے رہا چاہیئے اونمین سے کسو سے جو کچھ امر ایسا
کہ اوسکے لائق نہ تھا بسبب بشریت کے ہوگیا اوسے سنا نہ سنا جانا چاہیئے اودھر سے آنا کانی
دیکر نظر حضرت کی صحبت پر رکھا چاہیئے یہ ایک ایسا امر عظیم اونکے نصیب ہوا ہے
کہ اوسکے آگے سب باتین ناچیز ہین صحبت پیغمبر کی ساری مس عیب کے واسطے اکسیر
اعظم ہے اونکی شان مین آیاتین قرآن شریف کی اور احادیث نبی کی بہت سی وارد
ہوئین ہین صحبت تو اونکی آپکے ساتھ یقینی ہے اور یہ قصے خالی کمی زیادتی سے نہین
ایسا جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایذا میرے اصحابون کی میری
ایذا ہے اور میری ایذا خداے عز اسمہ کی ایذا ہے اور فرمایا ہے کہ اصحاب میرے
مانند ستارون کے ہین اونمین سے جسکی اقتدا کروگے راہ راست پاؤگے پس
یہان سے معلوم ہو کہ امیر معاویہ اور اوسکے سواے جو جو اصحاب ہین کہ اون سے
کچھہ کچھہ قصور ہوگیا ہے طعن اور لعن اون پر نکرین کہ یہ فعل بد خالی خطر سے نہین ہے

خدا جانے کیا کیا ہوا ہے اپنی راے کو اور عقل کو یہان دخل ندیا چاہیئے جو اگلے بزرگ
راہ باندھ گئے ہین اوسی پر چلا چاہیے کہ سلامتی اوسی مین ہے کہ اگلے ہمسے زیادہ
عاقل اور عالم اور صاحب احتیاط تھے اونھین کی پیروی کرنا خوب ہے اور لعنت
تو کافر پر بھی نہین چاہیے کسواسطے کہ احوال اوسکے خاتمیکا معلوم نہین اور جو خدا تعالے
اوسے ایمان ہی نصیب کرے تو وہ لعنت پھر کرنیوالے پر آوے ہان مگر جسوقت
کفر کے حال پر مر گیا ہو پھر تو البتہ اوسپر لعنت ہے یزید کی لعنت مین اختلاف ہے بعضے
کہتے ہین نہ کیا چاہیے بعضے کہتے ہین درست ہے بعضے اس جا خاموش ہین بعضے سلف نے
لعنت اوسپر کی ہے چنانچہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے لعنت اوسکے حق مین
آئی ہے کسواسطے کہ وہ حلال جاننے والا تھا حرام کا خمر زنا وغیرہ سب کچھ بیپرواہانہ
کرتا تھا حلال جانتا تھا اور سوائے اسکے لوگ جو کہتے ہین کہ قتل امام حسین کا
گناہ کبیرہ ہے کافر نہین ہوتا ہے اوسکا یون جواب دیا چاہیے کہ ایذا اور اہانت
اہل بیت کی ایذا اور اہانت پیغمبر کی ہے اور ایذا پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی کفر ہے سوائے اسکے جو جو کام اوس بے سعادت نے کیے ہین
وہ کاہیکو کسینے کیے تھے حضرت مولانا عبد العزیز صاحب نے تفسیر مین
لکھا ہے کہ اگلے بنی اسرائیل جو قتل نبیون کا کرتے تھے تو اونکے نزدیک
دعوی نبیون کا ثابت نہ تھا اور اس کم بخت نے جو قتل اہل بیت کا دیدہ و دانستہ
کیا کہ خاندان نبوت سے واقف تھا اور یہ جو کہتے ہین کہ حضرت امام حسین سید الشہدا
علیہ السلام کے قتل کا اوسنے حکم نہ کیا تھا وہ اس بات سے راضی نہ تھا بعد اس
فعل کے اوسے ندامت ہوئی یہ بھی غلط ہے کسواسطے عداوت اہل بیت نبوی کی
اور خوشی ہونا اوسکا اس قتل اور اہانت سے بخوبی ثابت ہوا ہے انکار اوسکا بیجا ہے
بعضے کہتے ہین کہ احوال اوسکے خاتمے کا معلوم نہین شاید کہ بعد اس کفر
اور معصیت کے توبہ کی ہو تو گنجایش رکھتا ہے اوسکا ظاہر اسباب ایسا ہے کہ بعد
قتل امام حسین کے مدینہ شریف پر لشکر بھیجا کہ وہان قتل اور غارت صحابہ کا اور

تابعین کا کرین پھر مکہ معظمہ پر فوج تعین کی تا عبد اللہ ابن زبیر کو مارین وہان منجنیقین لگائی
گئین کہ اسی حال مین مر گیا آیندہ خدا جانے کہ وانا ثرے ہے ظاہر تو توبہ کا امکان نہین
خدا اے تعالے و تقدس ہمین اور ہمارے دوستون کو بلکہ سارے مسلمانون کو
اوسکی دوستی سے بچاوے اور زمرۂ اہل بیت مین بلکہ اونکے خادمون مین محشور کرے
بمنہ وکمال کرمہ آمین رب العالمین جاننا چاہیے کہ لعنت کا لفظ اچھا نہین ہے اور
بری بات کا زبان پر لانا ارباب سعادت کے نزدیک حسن نہین رکھتا اسواسطے اگر اپنی
زبان کو بری لفظ سے آلودہ نکرین تو بہتر ہے اور اوس سے کچھ فائدہ دینی بھی
حاصل نہین وَالْمُجْتَهِدُ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ مجتہد کبھی مسئلہ مین چوک بھی جاتا ہے
اور کبھی راستی کو پہونچتا ہے اگر مسئلہ اوسکا موافق ہے تو اوسے دوہرہ ثواب ہے
اور اگر مسئلہ مین اوسکے خطا ہے تو اوسے ایکہرہ ثواب ہے کسواسطے کہ نیت اوسکی
بخیر ہے وَلَا يُكَفَّرُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ اصل مذہب یہ ہے کہ جو کوئی
اہل قبلہ ہے یعنے نماز قبلہ کیطرف کرتا ہے اور دلیل کتاب سے اور سنت سے
لیتا ہے اور کلمہ شہادت پڑھتا ہے اوسے کافر نہ کہا چاہیے اور اوسکے واسطے دوزخ
دائمی مقرر نہ کیا چاہیے اگرچہ کوئی کوئی بات اوسکی ایسی ہو کہ اوس مین نسبت کفر کی ہوتی ہو
جب تلک توجیہ ہو سکے تب تلک تکفیر کیا چاہیے جب بالکل کفر ثابت بے شبہہ
ہو جائے تب ناچاری ہے اپنے حتی المقدور مسلمانون مین اصلاح کرنی چاہیے
اور فساد دور کیا چاہیے کہ بنیاد اسلام کی سست نہو جائے کوئی اگر کسیکو کافر کہے
یا لعنت کرے اگر وہ شخص فی الحقیقت کافر ہے یا لعنت کے قابل ہے تو اوسپر
ہوگی اور اگر وہ ان چیزون کے قابل نہین ہے تو یہ کافر ہو گیا اور لعنت بھی اسپر آئی
وَرُسُلُ الْبَشَرِ اَفْضَلُ مِنْ رُسُلِ الْمَلَائِكَةِ وَعَامَّةُ الْبَشَرِ مِنْ عَامَّةِ الْمَلَائِكَةِ
وَرُسُلُ الْمَلَائِكَةِ اَفْضَلُ مِنْ عَامَّةِ الْبَشَرِ انبیا اور رسول خواص بشر ہین افضل
ہین ملائکہ مقربہ سے اولیا اور اتقیا عامہ بشر ہین وہ افضل ہین عام فرشتون سے
اور عام ملائکہ جو ہین وہ افضل ہین باقی مومنون سے اور ملائکہ مقرب جو ہین وہ

اناج اوتار کر چوراہے مین رکھدین یا تیل پتھر پر ڈال دین یا برہمن کو کچھ دے دین بلکہ
جو چیز نقد یا جنس اچھے کسب حلال سے پیدا کی اپنے دل کی دوست ہو اوسے
اللہ تعالے کی نام سے کسی زاہد عابد متقی پرہیزگار محتاج کو خالص نیت سے
دے دین اوسکا نام صدقہ ہے جناب آلہی مین مقبول ہے اِعْلَمُوا اَنَّ اللّٰہَ مُجِیْبُ
الدَّعَوَاتِ وَقَاضِیُ الْحَاجَاتِ جانو تم حق تعالے قبول کرنے والا دعاؤن
کا اور نکالنے والا حاجتون کا خدا ہے تعالے دعا سب کی قبول کرتا ہے اور حاجت
روا کرتا ہے لیکن دعا مین عاجزی اور صدق نیت اور حضور دل ضرور ہے
اسطرح سے دعا ہو تو قبول ہو جو کوئی کہتا ہے کہ ہمنے بہت دعائین کین کچھ بھی نہین
ہوتا اوسکی دعا کبھی قبول نہین ہوتی حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ
دعا عبادت کا مغز ہے دعا سے بلا دفع ہوتی ہے بندہ کی سلامتی ہوتی ہے جو کوئی
دعا نہین کرتا اوسپر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے دعا حق سبحانہ تعالے کے نزدیک
محبوب اور مرغوب ہے اگر ظاہر دعا قبول نہو تو اوس مین کچھ حکمت اللہ تعالے کی
ہوگی جو یہان قبول نہو تو وہان یعنے آخرت مین اسکے واسطے ذخیرہ ہوگا بعضے
وقت ایسا ہوتا ہے کہ یہ شخص دعا کسی چیز کے واسطے کرتا ہے وہ اوسکے حق مین
اچھی نہین ہوتی تو اوسکی بدلے اور اچھا کام ہو جاتا ہے یا کسی طرح کی برائی اوس سے
دفع ہو جاتی ہے غرض کہ کسیطرح ضائع نہین جاتی جو اسکے حق مین بہتر ہوتا ہے وہ اللہ
تعالے اپنے کرم سے کر دیتا ہے اسے اپنا بھلا برا معلوم نہین ہوتا
وَیَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ سنیون کا مذہب ہے
کہ نماز ہر مسلمان کے پیچھے جائز ہے پھر وہ نیک ہو یا بد ہو مگر نماز کے احکام
ارکان ادا کرتا ہو اگر امام صالح ہو تو بہت ہی بہتر ہے اور عالم ہو تو اوسکے پیچھے
نماز پڑھنا ایسا ہے گویا نبی کے پیچھے پڑھی جماعت کی جو تاکید بہت ہے
اسواسطے انتظار صالح کا ضرور نہین کہ اگر شخص صالح موجود نہو تو نماز نہ پڑھے
جو مسلمان نماز پڑھے اوسکے پیچھے پڑھ لینی چاہیے لیکن عقاید اوس کا

سنیون کے بموجب چاہیے اور طہارت کامل چاہیئے اور ادا ے احکام ارکان کرے
بس امامت اوسکی درست ہے وَنَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي الْحَضَرِ
وَالسَّفَرِ اعتقاد کرتے ہین ہم مسح موزی کا سفر مین اور حضر مین سنیون کے یہان
یہ مسئلہ عقائد مین سے ہے کہ مسح موزی کا مقیم کو اور مسافر کو جائز ہے جو کوئی اسکا
انکار کرے وہ بدعتی ہے فَاسْتِحْلَالُ الْمَعْصِيَةِ صَغِيرَةً كَانَتْ أَوْ كَبِيرَةً
وَاسْتِخْفَافُهَا كُفْرٌ حلال جاننا گناہ کو پھر وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو اور ہلکا سمجھنا اوسکو کفر ہے
گناہ ہرچند چھوٹا ہو اوسے چھوٹا اور ہلکا نہ جاننا چاہیے کسواسطے کہ عظمت اللہ تعالیٰ
کی دیکھا چاہیے کہ وہ کیسا بزرگ ہے جسکا گناہ کرتے ہین وَالِاسْتِهْزَاءُ
عَلَى الشَّرِيعَةِ وَالِاسْتِهَانَةُ بِهَا كُفْرٌ وَالْهَزْلُ بِالْكُفْرِ كُفْرٌ وَتَصْدِيقُ
بِمَا يُخْبِرُ بِهِ عَنِ الْغَيْبِ كُفْرٌ وَالْيَأْسُ مِنَ اللهِ تَعَالَى كُفْرٌ وَالْأَمْنُ مِنْ
عَذَابِ اللهِ كُفْرٌ ٹھٹھا کرنا اور اہانت کرنا شریعت کا کفر ہے ہنستے ہنستے نقل
کرنا کفر کی کفر ہے سچا جاننا کاہن کو کہ خبر غیب کی دیتا ہے کفر ہے خبر غیب کی اللہ
تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے مگر وہ جسکو اپنے کرم و فضل سے الہام کرے اور آگاہی بخشے
نا امید ہونا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کفر ہے یعنے ایسا سمجھنا کہ میرے گناہ
ایسے ہین کہ اللہ تعالیٰ ہرگز نہین درگذر کریگا یا فلانا کام اللہ تعالیٰ ہرگز
نہین کرنے کا امن مین ہونا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کفر ہے یعنے ایسا
سمجھنا کہ عذاب بالکل کچھ چیز ہی نہین ہمنے کلمہ جو پڑھ لیا ہے بس اب کوئی گناہ ہمین
مضر نہین ہے اللہ تعالیٰ ہرگز عذاب نہین کریگا وَالْإِيمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَ
الرَّجَاءِ ایمان درمیان مین خوف اور رجا کے ہے ڈر اللہ تعالیٰ کا ہر حال مین
چاہیے یہان تلک کہ اگر بالفرض سنے کہ دوزخ مین ایک ہی شخص جائیگا
تو ڈرے کہ مبادا وہ شخص مین ہی ہون ہمیشہ اپنے رب سے پناہ مانگتا
رہے اور امید ایسی رکھے اگر سنے ساری خلق مین ایک شخص بہشتی
ہوگا تو امیدوار رہے اللہ تعالیٰ کی امید سے کہ شاید وہ شخص مین ہی ہون اِعْلَمُوا

اِنَّ اللہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَاِنَّ اللہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ سمجھو اللہ کو سخت عذاب کرنے والا اور سمجھو اوسے غفور بخشنے والا گناہون کا اور رحیم رحمت کرنے والا بندون پر اللہم صلی علی محمد وآلہ بقدر حسنہ وکمالہ

تتمہ

رسالہ سبیل الجنان ترجمہ تکمیل الایمان عربی اس رسالہ ہندی مین اسواسطے لکھی گئی تا اصل کتاب کی سند ہووے یہ لفظ ہندی اوسکے تابع ہوان اور وہ متبوع ہو پھر اوس عربی کا آخر رسالہ مین ترجمہ کیا جاتا ہے تا خلاصہ تمام رسالہ کا بواقعی سہل معلوم ہو اور اگر خدا تعالےٰ توفیق دے کہ ان تھوڑے سے حرفون کو یاد کرلین تو نہایت مفید ہونگے مقدمے اپنے دین اسلام کے سب زبان پر رہین شروع کرتا ہون ساتھہ نام خدا کے مہربان بخشنے والے کے حقیقتین چیزون کی اپنے ذات مین ثابت ہین نرا وہم و خیال نہین ہے عالم نیا پیدا ہوا ہے اور وہ پھر ناپید ہونے والا ہے پیدا کرنے والا اوسکا خدا ہے اور وہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہیگا اور وہ خدا آپ سے آپ ہے اور ایک ہے جیتا ہے اور جاننے والا ہے اور قدرت والا ہے اور اپنی چاہت سے کام کرنے والا ہے نہ کسیکے زور سے اور نہ ناچاری سے بولنے والا ہے اور سننے والا ہے اور دیکھنے والا ہے اور جو کچھہ اوسے کمالات ہین ہمیشہ سے ہین کوئی چیز اوسکی ذات مین نئی پیدا نہین وہ تن نہین ہے صفتین تن کی نہین رکھتا صورت نہین رکھتا حد اور نہایت نہین رکھتا اوپر اور نیچے پیچھے اور آگے سیدھے اور اولٹے طرف نہین ہے جگہ نہین رکھتا رات اور دن برس اور مہینہ اوسپر نہین گذرتا اور کوئی چیز اوسکے مانند نہین ہے اوسکے کامون مین مخالف کوئی نہین ہے اوسکا کوئی مددگار نہین وہ اپنے غیر کے ساتھہ ایک نہین ہوتا اور غیر کے بیچ مین نہین آتا ساری بزرگیان اوسکی آپ ہی مین ہین نالائق چیز سے وہ پاک ہے کل قیامت کو وہ اپنے تئین مومنون کو دکھلادیگا پیدا کرنے والا سب چیزونکا وہی ہے اور جاننے والا سبکا وہی ہو جیا ہے سو کرے کچھہ

اوسپر لازم نہین ہے کسی کام مین اوسے غرض نہین کوئی سوا اوسکے حاکم نہین نیک وہ چیز ہے
کہ شرع نے اوسکا حکم کیا ہے اور بد وہ ہے کہ شرع نے جس سے منع کیا ہے عقل کو
اوسمین دخل نہین پروردگار عالم کے فرشتے ہین دو دو بازو والے اور تین تین بازو
والے چار چار بازو والے اون فرشتون مین ہر ایک کا مقام بندھا ہوا ہے
وہ وہین موجود ہین جو کچھہ کہ وہ حکم کرے بجالاوین نافرمانی نہین کرتے قوت اونکا
طاعت سے ہے اور غذا اونکی تسبیح ہے مردی سے اور زنی سے پاک ہین کھانا
پینا اونمین نہین ہے اونمین سے چار بڑے فرشتے ہین جبرئیل پیغمبرون پر وحی لانے
والے ہین میکائیل کو خدمت روزی کی ہے اسرافیل کو صور پھونکنے کی خدمت ہے
عزرائیل روحین لینے کے واسطے مقرر ہین اور اوس پروردگار کی کتابین ہین
اوتارا ہے اونکو اپنے رسولون پر اونمین سے توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان
بڑی کتابین ہین پھر اون چارون مین فرقان افضل ہے نام اللہ تعالے کے
زبان شرع پر موقوف ہین اوسے سواے اون نامون کے جو شرع مین
آئے ہین نہ یاد کیا چاہیے اور وہ پیدا کرنے والا ہے بندون کے فعلون کا
جیسے کفر اور معصیت ساتھہ ارادے اور قدرت اور انداز ے اوسکے کے ہین اور نہین
راضی وہ اوس کفر اور معصیت سے بندون کے فعل اونکے ارادے سے اور اختیار
سے ہوتے ہین اوسی پر وہ ثواب پاتے ہین اور عذاب کیے جاتے ہین اللہ تعالے
جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے راہ پر لیجاتا ہے عذاب قبر کا کافرون
کو اور فاسقون کو اور نعمت اور راحت فرمان بردارون کو اور نیک کام کرنے والون
کو اور سوال منکر نکیر کا حق ہے قبرمین سے دوسرے بار زندہ کرنا حق ہے جو کچھہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر قیامت کے دن کی دی حق ہے تولنا بندون کے
فعلون کا تا نیکی بدی معلوم ہوجاوے حق ہے پوچھنا اللہ تعالے کا بندون سے
کہ دنیا مین کیا کیا حق ہے لکھنا بندون کا اعمال نامہ کہ اوسمین نیکی بدی بندون کی ثابت
ہے اور دینا اوسکا مومنون کو سیدھے ہاتھہ مین اور کافرون کو بائین ہاتھہ مین

حق ہے اور حوض کوثر کہ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کے دن دیا جائیگا
حق ہے پل صراط کہ فرداے قیامت دوزخ کے اوپر رکھین گے اور سب خلق اوسپر سے
گذرے گی حق ہے شفاعت یعنے سفارش انبیاؤن کی اور اولیاؤن کی پروردگار سے
حق ہے بہشت اور دوزخ آج کے دن موجود ہین اور ہمیشہ باقی رہین گے فانی نہونگے
بہشتی اور دوزخی ہمیشہ رہین گے ایمان کیا ہے پیغمبر کو سچا جاننا دل سے اور گواہی
دینا اوسکی سمجھہ کے زبان سے اور وہ ایمان کم زیادہ نہین ہوتا ایمان اور اسلام ایکہی
ہے یہ نہ کہین مومن ہون انشاء اللہ تعالے شک کی راہ سے نکہا چاہیے اگر خوف سے
خاتمہ کے کہین تو درست ہے ایمان یاس کا مقبول نہین ایمان یاس اوسے کہتے
ہین کہ موت کے وقت عالم غیب کو دیکھہ کر ایمان لاوے گناہ کبیرہ مومن کو اصل
ایمان سے نہین نکالتا گناہگار ہمیشہ دوزخ مین نہ رہین گے اگرچہ بغیر توبہ کے اِس
عالم سے گئے ہون اللہ تعالے کفر کو بندون سے نہین بخشیگا باقی اوسکی چاہت سے
جسے چاہے بخشے جسے چاہے گرفتار کرے اگر چاہے تو چھوٹے گناہ پر بھی گرفتار کرے
اور عذاب دے اللہ تعالے نے پیغمبر بھیجے آدمیون کی طرف آفرین
اور خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے اور ظاہر کرنے والے سب
امور دنیا کے ضرور کامون کو اور معجزے اونکے ہاتھون پر پیدا کئے تا اونکے
دعوی کی دلیل ہووے پہلے سب پیغمبرون کے آدم ہین اور آخر محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم نبیون کی گنتی مقرر نکیا چاہیے پیغمبر جھوٹھہ نہین بولتے گناہ
نہین کرتے اور اپنے کام سے یعنے نبوت سے موقوف نہین ہوتے سب پیغمبرون سے
افضل اور بہتر محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سارے عالم کے پیغمبر ہین معراج اونکے
جاگتے ہین بدنکے ساتھہ آسمان کے اوپر جہان تلک اللہ تعالے نے چاہا حق ہے بعثت
اونکی سب شریعتون سے کامل تر ہے اور دین اونکا سب دینون کا اوٹھانے والا
ہے امت اونکی سب امتون سے بہتر ہے اور اصحاب اونکے ساری امت سے
بہتر ہین اور چار یار اونکے سب اصحابون سے بہتر ہین اور افضل ہین افضلیت سے مراد

بہت سا ثواب ہے اونکے بعد باقی عشرہ مبشرہ افضل ہین اونکے بعد بدر والے
اونکے پیچھے اُحُد والے اونکے بعد بیعت الرضوان والے افضل ہین حضرت فاطمہ
زہرہ رضی اللہ عنہا سب عورتون سے بہتر ہین حضرت امام حسن امام حسین علیہما
السلام افضل ہین بہشت کے جوانون سے سید او سردار ہین پہلے خلیفہ ابی بکر
صدیق دوسرے عمر فاروق تیسرے عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم چوتھے جناب
ولایت مآب علی مرتضے کرم اللہ وجہہ ہین خلافت بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
تیس برس ہے اوسکے بعد بادشاہی اور امیری ہے پیغمبر کے اصحابون کو سوا نیکی کے
یاد نکیا چاہیے اگرچہ اون سے کوئی کام خلاف ظاہر ہوا ہو مجتہد کبھی فکر مین اور نظر مین چوک
بھی جاتا ہے وہ اوسمین معذور ہے اوسکو ثواب ملتا ہے مجتہد وہ ہے کہ قرآن مین
اور حدیث مین فکر کرکے معنے اوسکے نکالکر حکم کرتا ہے جو جو مسلمانون کے
قبلے کی طرف نماز کرتے ہین اونھین کافر نہ کہا چاہیے اور خاص کرکے کسیکو لعنت
نکرنا چاہیے خاص انسان فاضل ہین خاص فرشتون سے اور عام انسان فاضل ہین
عام فرشتون سے مراد خاص انسان سے انبیا ہین اور عام سے اولیا اور پرہیزگار ہین کرامات
اولیا کی حق ہے کوئی ولی نبی کے مرتبہ کو نہین پہونچتا اور کوئی بندہ ایسے مرتبہ کو نہین
پہونچتا کہ احکام شرع کے اوس سے اوٹھجاوین قرآن شریف کے ظاہر عبارت کے
ظاہری معنے ہین مگر کہین ضرورت کے واسطے مرادی بھی ہوون تو ہون قول فرقہ باطنیہ کا
کہ وہ کہتے ہین قرآن کے ظاہر معنی مراد نہین ہین اوسکے معنے سوائے خدا کے کسیکو معلوم
نہین کفر ہے دعا سے زندونکے مردونکو اور صدقہ دینے سے اونکے اونکو فائدہ
ہوتا ہے قبول ہونا دعا کا حق ہے پیچھے ہر مسلمان کے اگرچہ وہ صالح نہو نماز درست ہے
مسح موزی کا سفر مین اور بیٹھی جگہ مین اعتقاد چاہیے کرنا حرام کو حلال جاننا حلال کو
حرام کفر ہے حلال جاننا گناہ کا اور چھوٹا سمجھنا اوسکا پھر وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو کفر ہے
ٹھٹھہ کرنا شریعت کا اور اہانت کرنا اوسکا کفر ہے نقل کفر کی اور ہنستے ہنستے کام کفر
کے کرنا کفر ہے مست اور دیوانہ بے ہوشی کی حالت مین جو کہے اوسکا اعتبار نہین

کافر ہووے سچا جاننا نجومیون کا اور سب غیب کی خبر دینے والون کا کفر ہے ناامیدی رحمت سے اللہ تعالے کے کفر ہے اور امن مین ہونا اوسکے مکر سے کفر ہے سلامتی ایمان کی درمیان مین ڈر کے اور امید کے ہے جانو اللہ تعالے کو سخت عذاب کرنیوالا اور بخشنے والا اور رحم کرنیوالا

خاتمہ ریختۂ قلم محمد انوار حسین تسلیم

لا اله الا الله محمد رسول الله خدا را منت و سپاس افزون از قیاس کہ کتاب مستطاب فیض نصاب افادت انتساب ممتنع الجواب سراپا انتخاب مقبول طبع شیخ و شاب سبیل الجنان ترجمہ آئینہ حقیقت نماے معقول و منقول آبیار بوستان فروع و اصول وحید عصر سعید زمان محمد امیر علی سلمہ الرحمن عالم بے بدل شاعر بے مثل متخلص بہ امیر بحکم منشی عطارد نظیر خورشید ضمیر ماہتاب فلک نکوئی فلک الافلاک و خوبی مربی گروہ ہنروران دہر و کاملان روزگار منشی نولکشور مالک مطبع اودھ اخبار کہ صیت فیضش دامن اکناف عالم فرا گرفت و آوازۂ ہمت عالیش آنسوی آسمان رفتہ در مطبع معروف و مشہور واقع شہر کانپور باہتمام تمام لالہ بشیشر دیال صاحب سلمہ الواہب در ماہ مارچ ۱۸۸۱ء عیسوی طبع گردید و باعث شگفتگی طبع گردید

تمت

همه از وست و همه بدوست بلکه همه اوست

بعون الله الرزاق این نونهال گلزار انجمن النفس و تخم بیغوله خلوت روح الارواح افاق

مسمّٰی به

گلدستهٔ مشتاق

به تخلیب بدی

حضرت شاه محمد عبد الله مشتاق قادری بنده نما دامت فیوضها

در مزرعهٔ مطبع محبوب شاهی رنگ نباتی طبع گرفت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الالف

خلوت در انجمن کی خدائی مین ہی خدا ۔ سفر وطن کو جسکے نہ آخر نہ ابتدا

کیا دائرہ وجود کا ہی دیکھتے بغور ۔ بالکل مُدور اوسکو نہ اول نہ انتہا

خلوت سے گنج مخفی کے کر ظاہر اظہور ۔ عالم کی انجمن مین تجلی دکھا رہا

گنج خفی سے اپنے گہرہای بیشمار ۔ دامن مین اہل ہستی کے بخشا ہی بے بہا

اسباب ہستیت کا بھرا جنس و نقد سے ۔ بازار مصطفے مین خریدار ہی خدا

جون بیخ و ساق و ڈالیان برگ و پھول پھل ۔ خوبوی و رنگ و روپ مزا کلہم نوا

ہے عالم صغیر تو اجھاڑ ہے کبیر ۔ مجمل ہے تخم جھاڑ مفصل پھلا ہوا

سارے پھلے تخم مین ایک سے کامل پھل اوس ۔ مقصود نخلبند وہی پھل ہی خوشنما

قربت جو اوسکے جو پھل ہو وہین پہ جھاڑ پر ۔ با فیض صحبت اونہین بھی ہی خو و بو مزا

ناقص جو نارسیدہ ہوا کامل سے دور	ہین حادثات ارض و سما دین مبتلا
مشتاق اوفتادہ کو سر سبزی کیلئے	زیر درخت سایہ رحمت ہوی ہی جا

ایضاً در من عرف نفسہ

سب ہمنے جان تن مین جا بجا پایا	ہر ایک بعضے مین خود نما پایا
کہین پشت و شکم کہین سر ہے	کہین سینہ و دست و پا پایا
دل جگر ہے کہین کہین ہی دماغ	کہین معدہ و درد وہا پایا
کہین عقل و خیال و خمسہ حواس	سبعہ صفتین کہین قوا پایا
نفس و دل اور کل مثالی جسم	نہین کچھہ روح کے سوا پایا
روح مشتاق ہوسکے بندہ نما	ما سوا اللہ کو خدا پایا

ایضاً در فقد عرف ربہ

سب ہمنے قرآن مین انما دیکھا	سب جہانین جہان نما دیکھا
سیر مین عرش و فرش کے ہمنے	وہی عرض و وہی سما دیکھا
کل اشیا کے آستیا ذرن مین	لامکانی وہی ہما دیکھا
جگ کی میزان کو کرکے زیر و زبر	ہو انا انت انتما دیکھا
جب انا مین انا ہوا فانی	پھر کدہر ماکہان شما دیکھا

وہ جو دیکھا خدا خدا دیکھا | نہ یہ یا بین لا و ما دیکھا
پیر میرا سراب سے ہی لطیف | ہر کثیف اسکو طین و ما دیکھا
ہو سکے مشتاق حق سے بندہ نما | ماسوا اللہ کو عما دیکھا

ردیف الباء موحدہ

تک نگہ کیجیے شش جہت پہ اینج و شتاب | کیا ہی خوبی سے سب بنے گئے ہین اسباب
عرش و کرسی فلک شمس و قمر اور نجوم | انس و جن اور موالید عناصر اذناب
کل عقول اور نفوس اور قوی اسفلی ملک | جزئیات انکے سوا اور بلا حصر و حساب
مرکز خاک سے تا عقل و مثال ارواح | ماسوا اللہ یہی خیمہ ہے بیچوب و طناب
ماسوا اللہ مین آئینہ رسول اللہ کو | دیکھنے اپنا جمال آپ کیا عالیجناب
دیکھے حضرت نے بھی اللہ کو اللہ ہی سے | رایت ربی ربی کے ہین ادی اصحاب
بندے نادر ہین مگر بندہ نما ہی مشتاق | یہہ غلط بندہ نما آپ ہے رب الارباب

ایضاً

آئینہ اپنا شش جہت ہی یار سے | ہوگے متوجہ جدھر کر دیا ادھر دیکہ ب
آئینہ دیکھہ سے ہی جسمین عیان عکس وجود | دیکھہ کہین نہو نہان کہ ہی سواد ب
پوچھہ وجود عین سے اس امر کو جائی قلق | یا تو وہ العقل سے تحصیل کرو ہمی مطلب

لیکن ارباب ظواہر سے نہ پوچہہ اسکا بہید / دے خفا ہوکہین اس راز کا مطلب

دیکہہ دنیا ہی مین عقبی کا نہ تو اعمی ہو / مثل شپر کے ہو مشتاق نکر دنکو شب

ردیف التاء فوقانی

حضرت اللہ نے مثل اپنی بتائی بالذات / شمع قندیل مین قندیل سیان مشکوات

ثابت اللہ کو مصحف مین ہی مثل الاعلی / شمع پر نور کی ہم پڑتے ہین جسسے آیات

شمع ہی ذات مثال آئینہ مشکوات اجسام / ترجلت کی یہی تمام مع ذات وصفات

پہر نمونے کے لئے اپنے ذہی صاحب / کامل انسان کیا ہی بر رفیع الدرجات

بوالبشر کلی جو ہین مظہر اسم جامع / شان مین جسکے نفخت کا ہوا ہی اثبات

تن کے محراب مین قندیل معلق دل کی / شمع کی طرح جہان روح منور ذرات

جسطرح کلی ہو جزوی ہی نمونہ اسکا / جب تو مشتاق ہی یکنوری کی بہ محفل ذات

ردیف الثاء مثلثہ

من رانی ہی مصطفائی حدیث / قد رأی الحق حق تماشے حدیث

دید عکسی ہے عین دید شخص / سمجہہ ہی کیا خوب حق دکہائی حدیث

سینہ با سینہ ہو صحابہ سے / ہم تلک رفتہ رفتہ آئی حدیث

فعل فعل اللہ ذات اللہ	کن سے کی ہستی خدائی حدیث
قول اللہ کا ہے قول سبھے	اس سے لئے ہی وہ کبریائی حدیث
پوچھو مت راز دل زبان سے تم	دل کو ہی دل ہی کی بھائی حدیث

حق ہی کہتا ہے حق ہی سنتا ہے
کس نے مشتاق کو سنائی حدیث

ردیف الجیم

ہمارے دین میں نادر ہی احمدی معراج	با نبیا و سلف تھی علیحدی معراج
حدیث آئی کہ معراج مومنین ہی نماز	کہا اسی کو محدث نے عابدی معراج
مگر حبیب خدا کو مقام وحدت میں	ہوئی کسیکو نہ ایسی محمدی معراج
بقول ظاہری علما رسول عربی کو	ہوئی ہے فرش سے تا عرش ایزدی معراج
بقول عارفی حضرت نے ما سوا اللہ کو	بغل میں مار لیا اب سرمدی معراج
اگر ثبوت ہی عرفا میں شغل فعل اللہ	تو کی خدا نے خدائی میں ہی خودی معراج
برادران نبی تا بادنی ای مشتاق	ہو تجھ سے ادنی ترین کو سو صدی معراج

[illegible]

ردیف الحاء حطی

کیا کیا جائے بیان روح	ہی عجیب و غریب شان روح

روح الارواح کا نمونہ ہے — اور بتلاؤں کیا نشان روح

لامکانی ہے اور لطیفہ ہے — نہیں دیکھا کوئی مکان روح

رنگ و روپ اسکا مثال جسم — کہ یہ ہے ہر دو درمیان روح

ہے مثال اور جسم کا مالک — اسکے مملوک ہر دو آن روح

روح الارواح در عروج و نزول — کلہم باسقے نردبان روح

روح و جسم و مثال مردے ہین — روح تینونکا ہے روان روح

ہر دو جسم و مثال مردے ہین — زندہ ہے جان جہان بجان روح

روح الارواح یعنی جان جہان — زندہ ہے باقی مردگان روح

مردہ مشتاق تر جگت مین ہے — نہین رکھتا ہے غیر جان روح

باب الخاء معجمہ

پیر کامل ہو یا مکمل شیخ — ہو فنا فی الرسول و اہل شیخ

یا ہو علم الیقین سے ماہر — یا بعین الیقین کامل شیخ

وہ جو حق الیقین کو پہنچے — مرہی شیخ الشیوخ کامل شیخ

ہاتھہ مین ہاتھہ ہر کسی کے نہ دے — کہ ہین اکثر محیل و جاہل شیخ

پیر شہ محی الدین سے ای مشتاق — اس زمانہ مین کم مکمل شیخ

ہے خدا ہی سے کل خدائی نمود	تو جگت یک وجود سے موجود
جہاں یک تخم سے نمایان سب ہے	ڈالیان پات پھول پھل معدود
لیکن اک وجہہ سے دراصل و فروع	عینیت بہی بوجہہ یک مقصود
ہیں صغیر و کبیر دو عالم	عابد انسان یکدگر معبود
کل کو مقصود حق تعالی نہ ہے	پر سب ہے مشتاق کو وہی مقصود

ردیف الذال معجمہ

بیکس بختان جہان ہین اکثر شاذ	طالبان خدا مذکر شاذ
طالب آخرت مؤنث ہین	مرد و زن طالبان مقرر شاذ
طالب الدنیا کل مخنث ہین	تائب اس طایفے کے اندر شاذ
پیر و مرشد مشایخان بسیار	پیر کامل و شیخ رہبر شاذ
گرچہ دم مارتے ہین پیرو نکاہ	فانی ہین شیخ کے قدم پر شاذ
بیس فنا فی الرسول نادر ہین	امتی ایسے نام آور شاذ
فانی فی اللہ کو خدا جانے	مثل مشتاق سب سے بدتر شاذ

ردیف الراء مہملہ

ہا تو عقل سے ہو معذور	جو ہے پاس دس کو تم تجانو دور

وہ تو حاضر ہے اور ناظر ہے ‌ ‌ دست بستہ رہو تم اسکے حضور
رگ گردن سے بھی ہے وہ نزدیک ‌ ‌ کیا تم اس امر سے نہین ماموُر
کامل ایمان چاہتے ہو اگر ‌ ‌ تم کرو بات یہہ مری منظور
تم فنا ہوکے حق کرو ظاہر ‌ ‌ جسطرح وہ کیا تمہین مظہور
پڑہو احسنت واحسن اللہ کو ‌ ‌ اسکے معنون کو خوب دیکھو ضرور
نہو محروم تم تصوف سے ‌ ‌ معرفت ہو اگر تمھین منظور
نور ایمان چاہتے ہو اگر ‌ ‌ پڑہو قران مین ہے آیت نور
کلہم نور نور ہے مشتاق ‌ ‌ نور اللہ پاک سے ہے مشہور

ایضاً

گرچہ عالم سے ہے ظاہر ظاہر ‌ ‌ یہہ غلط بلکہ سے ہے خدا ظاہر
جسم جب تک ہو کوئی ذرہ ‌ ‌ ہو کہان آفتاب سا ظاہر
آپ ظاہر خدا نے فرمایا ‌ ‌ ہے کہان اور دوسرا ظاہر
تو بھی ظاہر خدا بھی ظاہر ہو ‌ ‌ ہے یہی شرک بس ترا ظاہر
بے شبہہ حق ہے ظاہر و باطن ‌ ‌ جب تو باطن سے حق ہوا ظاہر
ہو وے یا نہو ظاہری عالم ‌ ‌ ذات مین ظاہری سدا ظاہر

روح مین ظاہری تھی بالقوہ
جب تو مشتاق بھی ہوا ظاہر

ردیف الزا معجمہ

کمال عشق سے ہی با خدا نیاز نماز
ہمیان مسلم و کافر ہی امتیاز نماز

جہان کے کل عمارات سب درخت و شجر
قیام دائمی انکو زروے راز نماز

چرندے اور پرندے رکوع کرتے ہین
خزندے سارے زمین ہین بسجدہ ساز نماز

زمین زمین کے پہاڑ اقعود مین بیٹھے
ہمیشہ گردش افلاک باز باز نماز

بہ تسبیحات ملایک طہارت از ارواح
بھی قیام و رکوع انکا برگ و ساز نماز

ہر آدمی کو قیام و رکوع و سجدہ قعود
مگر ہی خاصونکو از بسکہ جان گداز نماز

نماز حق مین ہی حق در نماز ای مشتاق
امید ہی کہ کرے تجھکو سرفراز نماز

ردیف السین مہملہ

یاد سے یار کا رکھہ یاد بپاس انفاس
تا ہو تجھہ یار کے نزدیک تری خاطر پاس

ہوش ہر دم ہی بھی نزد فقیر و فقرا
جسمین دو نعمتین یکفرح و دیگر زیست کی آس

دم کی طاعت ہے کہ ہو ہوش نظر ہر دم پر
عامل اس امر کے ہین خاص کیا عام الناس

طاعت جسم دگر طاعت ہر عضو دگر
طاعت روح دگر طاعت ہر خمسہ حواس

اہل طاعت ہین یکسان اہل نہین نافرمان
شرع مین ہین جو مخاطب بہ خبیث و خناس

نیک بندہ وہین کہ جو اچھا مشہور ہے
چاہئے نیک رکھے فکر و خیال اور قیاس

بندگی بندہ مشتاق کی ہے بیہودہ ہو
ہے خدا فاعل افعال ہمہ سے وسواس

ردیف الشین معجمہ

گر جب حق سے عشق کی دریا کو آجوش
عاشق کی نا وہ عقل کرے آپ غرق و ہوش

فانی بذات ہوے معشوق مین فنا
جس طرح باقی باللہ فنا ذات سے خموش

معشوق ہی سے جو کہ ہے زندہ ہو وہی
عاشق بیچارہ کیا کرے مرد ہے عیش بے ہوش

خلوت مین یار سے رہین ہر ایک مو بمو
عالم کی انجمن مین اگرچہ ہوں با صد خروش

دیکھے سنے خدا کہ سمیع و بصیر ہے
مشتاق کور و کر ہی اگرچہ ہے چشم و گوش

ردیف الصاد مہملہ

بے نشان کا کہاں نشان خاص
کیا بیان اوسکی ہو سکے شان خاص

لامکانی ہے پھر مکانی سے
سب مکان اوس سے ہین مکان خاص

حد و نہ کہاوے کھلاوے بندو کو
اور اسکا ہے مہمان خاص

سارے جسمونکا ہے وہی یک جسم
سارے جانونکا ہے وہی جان خاص

بول مشتاق کون ہے اب تو
جسم ہے پاک سے روان خاص

ردیف الضاد معجمہ

ہے فقط روح جسم کا فیاض	کون ہی ظاہر اس سوا فیاض
رگ و ریشے مین جسم کے یک روح	ہو بہ تاثیر جا بجا فیاض
جسم و روح اور عالم اصغر	جسم مین روح ہو رہا فیاض
کل عالم ہے عالم اکبر	اوسکا ہی ایک کبریا فیاض
نہین مشتاق کو کسی سے فیض	فیض بخشی کو ہے خدا فیاض

ردیف الطای مہملہ

لام الف سے ہو کاف و لام غلط	خاص یک امر سے عوام غلط
ہی الف وحدت اور کثرت لام	کثرت لام مین ہو لام غلط
الف اللہ وجہہ باقی	کل من فان خاص و عام غلط
اللہ اللہ سمجھ ہے الا اللہ	ہووے کسطرح یہہ کلام غلط
لا الہ سے کر تعین دور	تا خودی کی رہے مشام غلط
مثبت تھا جب تلک شہود و وجود	روح کا سب ہوا انتظام غلط
سہو سجدہ نہ مقتدی پہ ہو	کیا غلط اوسکی پیش امام غلط
ابد الاباد ہون فنا فی اللہ	باقیان سبکے سب مدام غلط

خود غلط ہو رہا ہی جب مشتاق	کب وہ جانے ہی کس کا کام غلط

ردیف ظای معجمہ

سر منبر سے یہ خدا واعظ	قول فیصل جو ہے سنا واعظ
وہ کہان ہے جو ڈھونڈھتا ہی تو	اپنے زیر بغل چھپا واعظ
آسمانون زمین مین وہ نہ سما	قلب مومن مین ہی سما واعظ
کیون بھٹکتا ہے تو ادھر ادھر	دیکھ اپنے مین ہی خدا واعظ
احسن اللہ کی طلاوت کر	حق کو بتلا تو منھ چھپا واعظ
نہین کل وجہ سے خدا تو ہمہ	سر گریبان مین خود جھکا واعظ
وہ بھی ہی تو بھی ہی تو مشکل ہے	شرک ہی یہ بہت برا واعظ
مین نہ تو کون تیرا مشتاق	ہے ہمہ اوست جو خدا واعظ

ردیف عین مہملہ

عاقل کی عقل خلق مین از بسکہ ہی وسیع	وہ جزء عقل کل سے ہے کل مظہر بدیع
وسعت مین جسکے ایک ہی جزء کل شش جہات	معقول جب کہ کرتی ہی وہ رتبہ رفیع
اجسام ہین کثیف سفر ادنکا ہی بطی	سیر و سفر کو عقل مع روح ہی سریع
دنیا و دین عقل سے رونق پذیر ہین	گلشن کو روح جسم کے ہی عقل جون ربیع
مردان اگرچہ خلق مین از بس مین نامور	مردانگی ہے عقل پہ موقوف ای شجیع

کیا دیکھیں ہم دکھائیں کہاں ہم سنیں سنائیں ❊ اللہ خود بصیر ہے اللہ ہی سمیع
مشتاق ہے دیوانہ خیالی یہ گفتگو ❊ کیا ہم کریں گناہ یہ کل ہیں نبی شفیع

ردف غین معجمہ

سیر ہمنے کیا ہی باغ و راغ ❊ پر نہ کچھ یار کا ملا ہے سراغ
یار کیواسطے رقیبوں سے ❊ ناحق اپنا جلایا ہمنے دماغ
سنگ خارا کو ہے میسر لعل ❊ ہمکو لالہ بدل ہے دل پہ داغ
وصل عاشق کو تا نہو روز سے ❊ کہاں سکرات ہجر سے ہو فراغ
گرچہ شربت پلاتے مرتے دم ❊ یار سے وصل کا ملا نہ ایاغ
بعد مرنیکے کب ہو روشن دل ❊ قبر پہ بھی اگر لگا دیں چراغ
کرے مشتاق کی زیارت کون ❊ آویں تیرے کوچکے زاغ و کلاغ

ردف ف

کیا زمانے میں آرہا ہی خلاف ❊ جھوٹھ سچ ہے سچ ہے جھوٹھ در انصاف
کہتے ناحق گئے انا الحق ہیں ❊ دار پر چڑھنے سے ہو رہیں ہیں معاف
نہیں جانے بغل میں ہیں کئے پال ❊ پھر خدائی کی مارتے ہیں لاف
معرفت اونکو ہو کہاں حاصل ❊ امتحان پر ہے مطلع انکا صاف
کہا سعدی نے کیا [illegible] عجب ❊ گرچہ بافندہ ہووے بوریاباف

کس سے لڑتا ہے اب تو ای مشتاق	کہ ہمہ اوست کب سے جائے مصاف

ردف قاف

تلاش یار بدت دیوانہ سا مشتاق	کیا ہے جو طرف از صبح تا مسا مشتاق
بہت سے اس نے کتابیں الٹ پلٹ ڈار	مشائخوں میں بھی ہل ہل رہا بسا مشتاق
کسی کتاب میں اوس یار کا پتا نہ لگا	نہ پایا لیکن کسی شیخ کی رسا مشتاق
مگر بہ لطف لطیفی قرار پایا دل	قدم پر اس کے سر اپنا سا گھسا مشتاق
ڈھونڈھتا شہر میں لڑکا بغل میں جب پایا	حماقت اپنی نظر کر بہت ہنسا مشتاق

ردف کاف

محمد عربی ہیں رسول ایزد پاک	خدا نے شان میں فرمائی جنکی ہے لولاک
کسی رسول کا تابع کوئی رسول نہیں	سوائے حضرت عیسیٰ ساکن افلاک
مسیح تابع مطبوع جو محمد ہیں	طفیلی جسکے ہیں از عقل کل بہر از خاک
بزرگ بعد خدا حضرت رسول اللہ	برابر اونکے نہ کوئی ہے از سمک تا سماک
امیدوار ہے مشتاق از جناب اللہ	نہیں جو جانے ہیں حضرت رسول کو ہون ہلاک

ردف لام

مرشدا کچھ تو اپنے ریکی بول	کشف سے اپنے عقدہ میرا کھول
بولا بالفعل رب شبہ سے	کیا کہوں یہ مقدمہ ہے گول

گول گول اوسکی کل خدائی ہے ۔ چتر شاہی کہین کہین کچکول

دیکھ ہے اینما تہو سششدر ۔ جا بجا ہتا گیا ہے لیکے رسی ڈول

بہ طناب وجود خیمۂ خلق ۔ شش جہت ہی تنا ہوا بیجھول

گرم تر ہے خدائی کا بازار ۔ جوہر ارزان ہو ہے کوڑیونکی مول

اللہ اللہ پیاز کا ڈلا ۔ کیا ہے میزان معرفت ہے تول

ہے صغیر و کبیر دو انسان ۔ بیخ اور جھاڑ کی ہے جیسی پول

مادی شے سے پا مجرد کر ۔ خارج جسم روح کو نہ ٹٹول

بحر سینہ سے ہیر کے مشتاق ۔ کرکے غواصی موتیونکو رول

[illegible]

ردیف میم

خدا نے اپنی عنایت سے یہ کیا عالم ۔ عدم سے ہستی مین لایا زعقل تا آدم

وہ پہلے تختی اعیان پہ نقش یاد کر ۔ کیا جب ارادہ ظہور روح و قلم

خدا جہان تہا وہین ہے وہ اوسکا ہی ۔ حدوث سے نہ کوئی تہا وہان زیادہ و کم

لباس رنگ برنگی وجود کا اپنے ۔ بڑہایا ایسا کہ ثابت ہوا ہے نقش عدم

پہن لباس حدوثی کو تو یہ تو خالق ۔ کیا ظہور انا بوتیا ہوا خاتم

خدائی حضرت خاتم پہ اسنے کرکے ختم ۔ کر آئینہ لے دیکھا جمال خود آدم

عدم سے حضرت خاتم تلک وہی ہی وہی
مگر حدوث ہی عالم فقط قدیم قدم

چنانچہ جہاڑ سراپا بہ حیثیت اپنی
ہی ایک تخم کبیر و صغیر دو عالم

اسی درخت سے افتادہ یک ہی مشتاق
رجوع اصل پر اپنے ہو سر کو کرکے قدم

ردیف نون

عقل کہتی ہی کہ ہی روح سراپا تن مین
کیا لطیف آرہا اس حیثیت احسن مین

مادہ اسکا کہان سے وہ کدہر سے آیا
یا خود آیندہ ہی وہ سوچنے کچھہ تو من مین

وہ گل تازہ بہاری ہین بہت ادسکے رنگ
سیر کو نکلا اسی آپ وہ کلی گلشن مین

روح کل صنعتین قوای اور حواس خمسہ
سارے مظروف اسی جرم کے ہین برتن مین

اسی مجموع کو کثرت کہو یا ایک ہمہ اوست
کیا وظیفہ سے عقل ہو عدد سمرن مین

جان کو جان کہ مخلوق ہی وہ گلشنی گل
نہ خدا جان کہ ایمان نہو گلخن مین

تو عرش کا دائرہ اسی حلقہ بگوش ہے
سن عرف کی نہین طوق فقط گردن مین

دیکھیے سر سے بصارت کے لقای روحی
ہوے اسطرح کی بینائی کہان انجن مین

روح باطن ہی مگر جسم سراپا ظاہر
باطن روح کہان یاد کوی دشمن مین

کر نظر آیت ربی کو نجہا رب سے رب
دلکی دوربین سے دیکھے نہ کوئی دشمن مین

سیکھہ توحید وجودی کو چل اب مشتاق
پیر شہ محی دین کامل ہی بہت اس فن مین

ردف واو

ایک ہی ہی وجود اسے حق جو
ایک ہی ایک ہی نہین ہین دو

عرش سے فرش تک ہے ایک وجود
بول مت زینہار دو اوسکو

دو اگر ہون وجود مشکل ہے
کہ خدائی مین فتنہ برپا ہو

ہی کہان سے کہان تک ایک وجود
دوسرا تا شروع ہو کہدو

وہی اول ہی اور آخر ہی
دوسرا پھر کہان سے پیدا ہو

ذات دو یک وجود بندہ خدا
اسطرح بولتے ہین بعضے جو

آئی بندگی ہی کہان سے ذات
بیٹھا مشتاق جس سے حیران ہو

ایضاً

نور البصر کو دیکھنا نور البصر سے ہو
یہہ دید رب ہو رب سے نہ کوئی بشر سے ہو

ثابت رایت ربی ربی حدیث ہی
کب نور شمس دیکھنا کوری نظر سے ہو

یا ہو سفر وطن مین یا سیر شش جہات
بدر حقیقی دیکھنا کس در بدر سے ہو

جو دید ظاہری سے ہے برآت درمیان
یہہ دید قرب سے نہو نا دوری سے ہو

ہی گرچہ لن ترانی عجب کیا کہ خود دکھائے
موسی سری کے ہی نہین پیغامبر سے ہو

خود نور سے بصر ہی بصر نور سے بصیر
یہہ دید شخص و عکس کی بھی یکدگر سے ہو

مشتاق کی ہی مردہ بستہ زندہ نور ہی
کیون زندہ نور دیکھنا مرشد بصری

ردیف ہای ہوز

یارو کرو خدائی مین جب چوطرف نگاہ
ازروی اپنا نہین دیکھو گے جز اللہ

فانی فنا ہو ذات سے کبتک آنا کہو
فانی اگر گدا ہو کہین اوسکو پادشاہ

مر قبل ان تموتو کے رو سے نہ دیر کر
کبتک سرای فانی مین ہوگا ترا نباہ

لے خاک کی صفت اڑہ افلاک سیر کر
سرکش نہو کہ آگ نتیجہ ہے اسکا آہ

مسکینی مسکن اور عدم اپنا کر وطن
اللہ پاک کو ہے سزاوار کبر و جاہ

فانی سرای فانی کو آخر بقا سے ملے
ورنہ بزور فانی کرین تجھکو ہو اگر محخواہ

جب کل من کہا ہے خدا نے علیہا فان
مشتاق کو بھی ساتھ سبہون کے یہی ہی راہ

ایضاً

تسلی دے خداوندا کہ خاطر ہی پراگندہ
تردد مین ہون وہ چندہ کہ حق ظاہر ہی یا بندہ

کہا تو نے کہ ظاہر ہون ہر ایک باطن ماہر ہون
کرم فرما و قاہر ہون جہان مردہ ہون مین زندہ

تعین کو اٹھا کر جب کھے کوئی صوفیہ مذہب
جدہر دیکھو ادہر ہی رب تو ان عالم کرے خندہ

تو ہو ذو العقل ای حق جو میان پردہ نہ بندہ ہو
سمجھا ذو العین ہو حق کو رہے بندہ ہو پیش بندہ

خدا گرچہ ہی ظاہر سب رہے بندہ نہ بندہ رب
نہ پوچھو باطنی مطلب ہی مشتاق نا خواندہ

ردیف یا

تو ہنو ہو یہہ عالم فانی مستعد ہو گدائی سلطانی
نہین یک لحظہ بہر قیام اُسے دائما اوسکو ہے پریشانی
دیکہہ عالم کو کچہہ نہین ہے ثبات دل لگی اس سے ہووے نادانی
دل لگانا قدیم سے ہے خوب ہو رہے بندہ جس سے رحمانی
بہول اپنے کو یاد کر حق کو اسقدر ہو کہ ذات سے فانی
فانی فی اللہ کو نہین کچہہ خوف باقی باللہ تو ہین لاثانی
ہے فنا کار مشکل اے مشتاق فیض مرشد سے ہووے آسانی

ایضاً

سب ہے لام الف بسم اللہ کیا خوب اے پیارے اللہ ہی کر اشغل عارف اگر بچارے
عارف کی دید باطن یک دیکہتی ہے کل کو وہ دیکہتا ہے ازل اللہ کو ہمارے
انسانی دید باطن حیوانی دید ظاہر حق ہر ع عکس دیکہے ڈرے کو ٹہونگ مارے
یک سے یگانے سو ما بیگانگی رہی ہے وحدت سے لاتہا ہے کثرت مین مین سارے
خلوت مین جیسے حاضر مایا رسو تو اے دل کر ظاہر انجمن مین بیٹھے ہوے نظارے
جیطرح حق تعالی خلوت مین ہے نرالا بندہ کے سنگ ہم یا ایام کرنا ہمرکلام پیارے

نائی جو ساز و ہنی آہستہ پھونکتا ہی — شہنائی راگ و نغمے کرتی ہوی پکارے
حالانکہ نائی زندہ شہنائی مردہ بالکل — کرتا ہی کام زندہ مردہ رہی کنارے
اعمال خیر و شر کے بدلے بھی خیر و شر ہین — جیسی صدا گمبذ سنتے ہین لوگ سارے
مشتاق بندہ درگہ ہی وہ بھی درگہ حق — آوے صدا خدا سے جاوے جو صدا خدا سے

ایضاً

بھائیو دیکھو خدائی کیا خدا کی شان ہی — عالم اکبر سراپا حضرت رحمان ہی
کون جامع جیسے مرکز دائرے کے درمیان — ذات باری کا نمونہ عالم انسان ہی
حق تعالی نے اوسی انسان کو اپنی لطف سے — کی عطا عقل و ذکاوت اور فہم گیان ہی
جسنے پیدا ظاہر و باطن کے ہوں دو اعتبار — اعتبار شرع یک ہی دوسرا عرفان ہی
شرع جیسے طرح گل معرفت مانند بو — گل مین ہو بو بو مین ہو گل با یکدگر شایان ہی
گل کی رنگت پہ فقط بیاکوی ہو مبتلا — مغز جان کو بوی عرفان سے کہاں پہچان ہی
غیریت اور عینیت کی پھر کہاں اوسکو تمیز — جو نہ سمجھا عین غین او آدمی حیوان ہی
عاشق صادق سے گر ہووے خطا تو ہو معاف — پاک جیسے خون شہیدان شرع کے درمیان ہی
عاشق گل مست بو پر ہو کہے انی انا — کی خطا اوسکی شریعت مین کرہ مستان ہے
ہی وہی گل اور بو عاشق وہی معشوق اور — درمیان مشتاق کا پردہ فقط دربان ہی

ایضاً

خدا تجرید و عالم کا وحدت ہے کثرت ترکیب
حقیقی حق مجازی ہم ہی برزخ صورت ہے

یہہ عالم ہے خیال و خواب بیت ہے جسمین تنہ و تاب
کہ حجت اسمین ہونا یا کہ دنیا ایک ساعت ہے

خدا زندہ جہان مردہ اگرچہ ہے پراگندہ
خدا ہی ہے کہ ہر بندہ عجب قادر کی قدرت سے

انا الحق کہہ گئی منصور انا اللہ جہاں تذکور سے
گئی یک ادہر مین مشہور انا بندہ دن بندت سے

انا کہنا نہین عاقل محب ہے گر کہے واصل
کہان مشتاق کو وہ دل خودی کی اوسکو غفلت سے

ایضاً

یارو بغور دیکھو کیا روح گلبدن ہے
گلشن مین یار مخفی خلوت در انجمن ہے

میراب باطنی کا رشک چمن ہے ظاہر
سطح بدن سراپا اسکا چمن چمن ہے

حسن عقیدہ گل مین اعمال اوسکے خوشرنگ
بازار آخرت کے جون نقد نور تن ہے

رضوان گل عقیدت اعمال خوش خریدی
سودے کے منفعت مین دیوا سے عدن ہے

میراب اگر ہو باغی ویران ہو باغ و گلشن
گل ہاتھ مل رہیگا انگشت در دہن ہے

بالجملہ رجع الا داح ازرو عدل دیگا
جنت دیا کہ دوزخ ہر ہر کو یک وطن ہے

مشتاق کو وطن کی بالکل نہین ہے پروا
مختار جب ہو مالک کیا جاے دم زدن ہے

ایضاً

سنو اے فلک کے فلان ہو جو تمہارے رمز و نکات ہے / کہ خدا کہاتی ہو ہر کہین یہہ تو بیوقوفی کی بات ہے

نظر آوے جسے ہی تمہین جدہر سو کہین اودہر ہی دہر وہی / ہمہ اوست اپنا مقام ہے یہی یعنی ذات و صفات ہے

ذرا غور سے ہمین کہیگا کہ خدا اپکو بنائے ہو / کہو کون بنا ہے کیا بلا او کیسی اوسکی تو ذات ہے

سنو ہم ہی اب تو خدا ہی ہین کہ تمہارا قول دلیل ہے / یہہ تو بات خوب بن آئی ہے جیسی دہر کے پیڑ و مین لات ہے

ابے سنو تو تمہین کیا خبر کہ جواب تم ہمین دیسکو / نہ تمہارے بابا سے ہو سکے نہ تمہارے دادا کے ہات ہے

ہمین مرشدون نے بتا دئے ہین سبھی کہوج راز و نیاز کے / ہمہ از وست اور بد وست ہے ہمہ اوست تینون ثبات ہے

بطفیل مرشدی ہمی دین ہو دین جلی ہو مشتقی / کہ جہان کہ ادنی و اعلی کو ملے دست جسکے برات ہے

ایضاً

فکر کیون کرتا ہے بندے رب ترا رزاق ہے / خود کفیل رزق بندو سکا دہی خلاق ہے

سو ہی ہے روزی نہین بندہ خدا تی مین کہین / کیون تجہے عسرت کے باعث دل پرا اتنا شاق ہے

قوت ارواح و ملایک کہانے پینے سے نہین / بلکہ ہو فیضان حق سے نیر استحقاق ہے

جوش سے بحر حب دو طرفہ سے پیدا ہو حباب / جسطرح گلزار آتش کے لئے حقاق ہے

اصل مین فیضان یکطرفہ ہی بس اللہ سے / بندگون پر تو تعین کا فقط اطلاق ہے

گرچہ ظاہر مین ہین ارواح و مثال و اجسام / درحقیقت سب ہی ہے بندہ پن در [illegible]

جب تعین دور ہو جسم و مثال و روح کا	پھر تو کل مشتاق ہی مشتاق ہے

ایضاً

ارے بندو جہان سوچو تہان اللهی الله ہے	جہان پر رخ کرو گے تم وہان اللهی الله ہی
جو تحت الثری مین ڈول اگر ڈالے کوئی جو	یقین آہے وہان بہی درمیان اللهی الله ہی
در بتخانه گر شو کر حرم مین یا که دستک دو	صدا سن پاؤ ہر گہر سے که یہان اللهی الله ہی
خدا خود لامکانی ہی نه ذات اوسکی زمانی ہے	مگر در ہر زمان و ہر مکان اللهی الله ہی
خدائی کے دو عالم ہین مفصل ایک مجمل اور	مفصل اور مجمل سے عیان اللهی الله ہی
گیا جب غور سے اپنے مین پوچھا کون ہو اندر	کہا دربان دل نے سن یہان اللهی الله ہی
رگ و ریشے مین ہر تن کے روان ساری ہے اے مشتاق	ہو جب سوا الله مین نہان اللهی الله ہی

خدای ازلی و ابدی فنا کر دے تو کل عالم
تو پھر اللهی الله ہی نه ہان اللهی الله ہے

تاریخ تالیف گلدستہ ہذا از محمد عبد الرزاق صاحب عبد تخلص

چون حضرت مرشدی مشتاق والا	حقایق دان زبس مشہور آفاق
بہ جیسی انجمن از خلوت روح	چہ بستہ نقشہا ز اسرار خلاق
سنش گفتہ [illegible] از عبد	زہے گلدستہ ہر رنگ مشتاق ۱۲۹۷